Hindi books “Narasansh aur antim rishi” , “Kalki Avtar aur Mohammed pbuh & Hazrat Muhammad S. aur Bhartiye Dharam granth”

antimawtar.blogspot.com --- islaminhindi.blogspot.com –

E-book by: umarkairanvi@gmail.com

HAZRAT MUHAMMAD ﷺ AUR
HINDUSTANI MAZHABI KITABEN (Urdu)

مدھر سندیش سنگم (رجسٹرڈ) مطبوعات نمبر 7

ناشر : مدھر سندیش سنگم
ای-20، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی ۔ 110025
فون نمبر : 26925156

ملنے کے دیگر پتے :
مرکزی مکتبہ اسلامی پبلیشرز
ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی - 110025

اشاعت: ۲۰۰۳ء

قیمت : 15.00

کمپوزنگ: عروف انٹر پرائزیز، نئی دہلی۔
مطبوعہ : एस. आफ़सेट प्रिंटर्स, नई दिल्ली

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ نہایت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ وہی تمام مخلوقات کا خالق ہے۔ اس نے اپنی مخلوقات میں انسان کو مجد و شرف عطا کیا ہے۔ اللہ کی تمام نعمتوں اور مہربانیوں کا شمار کرنا مشکل ہے جو اس نے انسانوں پر کی ہیں۔ اس کی خاص مہربانی انسانوں پر یہ رہی ہے کہ ان کی ہدایت کا بندوبست کیا اور انہیں صحیح راستہ دکھلانے کے لیے اس نے اپنے رسولوں، پیغمبروں اور اوتاروں کو ہر قوم اور ہر انسانی آبادی کے درمیان مبعوث کیا۔ قرآن مجید میں ہے:

''کوئی قوم ایسی نہیں گذری جس میں کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو۔'' (قرآن ۳۵:۲۴)

اوتار کے یہ معنیٰ قطعاً درست نہیں ہیں کہ خدا خود زمین پر جسمانی شکل میں آتا ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے پیغمبر اور اوتار بھیجتا ہے۔ اس نے انسانوں کی نجات، کامیابی اور ہدایت کے لیے اپنے اوتار، پیغبر اور رسول بھیجے۔ یہ سلسلہ حضرت محمد ﷺ پر ختم کر دیا گیا۔ سوامی وویکانند اور گرو نانک جیسے بزرگوں نے پیغمبری اور نبوت کے عقیدے کی حمایت کی ہے۔ عالی مرتبہ علمی ہستیوں میں سے پنڈت سندرلال، شری بلرام سنگھ پریہار، ڈاکٹر وید پرکاش اوپادھیائے، ڈاکٹر پی۔ایچ چوبے، ڈاکٹر رمیش پرشاد گرگ، پنڈت درگا شنکر ستیارتھی وغیرہ نے ''اوتار'' کا معنی خدا کی جانب سے انسان کی فلاح کے لیے اپنے پیغمبر اور رسول بھیجا جانا بتایا ہے۔ پرُان ناتھی فرقے کے مشہور مفکر شری کشمیری لال بھگت نے بھی اس حقیقت کا کھل کر اعتراف کیا ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی بعثت کی پیشین گوئی ہمیں بائبل، توریت اور دیگر مذہبی کتب میں ملتی ہے۔ یہاں تک کہ ہندوستانی مذہبی کتابوں میں بھی آپ ﷺ کے آنے کی پیشین گوئی ملتی ہے۔

ہندو، بدھ اور جین دھرموں کی کتابوں میں بھی اس طرح کی پیشین گوئیاں ملتی ہیں۔ اس کتابچہ میں ان سب کو یکجا کر کے پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

پیغمبروں اور اوتاروں کے بھیجے جانے کا خاص مقصد ہوتا ہے۔ لوگوں میں بداعتقادی پیدا ہو جانے، مذہب کے اپنے اصل سے ہٹ جانے اور حقیقی دین میں ملاوٹ ہو جانے کے سبب پیغمبر اور اوتار بھیجے گئے، جنہوں نے دین کو پھر سے حقیقی شکل میں پیش کیا اور خدائے واحد کی طرف لوگوں کو دعوت دی۔ حضرت محمد ﷺ اُس وقت دنیا میں بھیجے گئے جب حضرت عیسیٰ مسیحؑ کو آئے ہوئے پانچ سو سال سے زیادہ کا عرصہ گذر چکا تھا۔ نبیوں کی تعلیمات بھلادی گئی تھیں یا مخدوش ہو چکی تھیں۔ اصل دین پر بے دینی غالب ہو چکی تھی۔ خدا ترسی اور تقویٰ کا نام ونشان مٹ چکا تھا۔ انسان اپنے خالق کو بھولا ہوا تھا۔ اس نے بہت سے خدا بنا لئے تھے اور اپنی حالت اتنی پست کر لی تھی کہ درخت، پہاڑ، آگ، پانی، ہوا، زمین، چاند، سورج وغیرہ کی پرستش میں غرق ہو گیا۔

ان شدید اور غیر معمولی حالات میں حضرت محمد ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے اللہ کے پیغمبر کی حیثیت سے ایک عظیم اور بے مثل صالح انقلاب برپا کر کے دکھایا۔ آپ ﷺ کوئی نیا دین لے کر نہیں آئے تھے، بلکہ بنی نوع انسان کی ابتدا سے چلے آرہے دینِ قدیم (اسلام) میں درآمد خرابیوں اور ملاوٹوں کو دور کر اسے حقیقی شکل میں پیش کیا۔ آپ ﷺ نے انسانوں کو ان کی حیثیت بتائی اور ان کے غلط عقائد و خیالات کی تردید کی۔ آپ ﷺ نے بتایا کہ انسان کا خدا صرف ایک ہے، وہ غیر مجسم ہے۔ انسان کو اسی کی غلامی اختیار کرنی چاہئے، اسی کی عبادت کرنی چاہئے۔ اگر وہ اس عقیدہ اور صالح اعمال کا انکار کرتا ہے تو اپنے کو غلط مقام پر کھڑا کر لیتا ہے، جس کے سبب اس کے قدم غلط سمت میں اُٹھنے لگتے ہیں۔ اس صورت میں بھلا اس کی زندگی کا سفر کیسے کامیاب ہو سکتا ہے؟

زندگی کے آسان، بامقصد، کامیاب اور نتیجہ خیز سفر کے لیے اللہ کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کی پیش کردہ تعلیمات کو اختیار کیا جائے اور آپ ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر چلا جائے، تبھی اخروی زندگی کو بھی کامیاب بنایا جا سکتا ہے۔ اب یہ حقیقت پوشیدہ نہیں رہی کہ

ہندوستانی دھرم گرنتھوں یعنی مذہبی مقدس صحیفوں میں جس اوتار (پیغمبر) کے آنے کی پیشین گوئی کی گئی تھی وہ حضرت محمد ﷺ ہی ہیں۔ یہ کتابچہ سچائی کو واشگاف کرنے کی سمت میں ایک کوشش ہے۔ اس کا مقصد سچائی کا افہام وتفہیم ہے۔ اس لیے پیش کردہ دلائل اور حقائق کے سلسلے میں کوئی نقص اور خامی رہ گئی ہو تو ہمیں اس سے آگاہ کرنے کی زحمت گوارہ کریں۔ اللہ ہماری کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین!

ڈاکٹر ایم۔اے۔شری واستو

مقام: نئی دہلی

تاریخ: ۱۲ر ستمبر ۱۹۹۷ء

حضرت محمد ﷺ اور ہندوستانی مذہبی کتابیں

حق ہمیشہ واضح ہوتا ہے۔ اس کے لیے کسی طرح کی دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ اور بات ہے کہ ہم اسے نہ سمجھ پائیں یا کچھ لوگ ہمیں اس سے دور رکھنے کی مذموم سعی کریں۔ اب یہ بات پوشیدہ نہیں رہی کہ ویدوں، اُپ نِشدوں اور پُرانوں میں اس دنیا کے آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی بعثت کی پیشین گوئیاں کی گئی ہیں۔ انسانیت کے علم بردار، حق کے متلاشی اہلِ علم نے ایسے ناقابلِ تردید ثبوت پیش کر دئے جس سے حق واضح ہو کر سامنے آگیا ہے۔

ویدوں میں جس اُسٹراروہی (اُونٹ کی سواری کرنے والے) عظیم انسان کے آنے کی پیشین گوئی کی گئی ہے، وہ محمد ﷺ ہی ہیں۔ ویدوں کے مطابق اُسٹراروہی (اُونٹ کی سواری کرنے والے) کا نام 'نَراشَنس' ہوگا۔ 'نراشنس' کا عربی ترجمہ 'محمد' ہوتا ہے۔ 'نراشنس' کے بارے میں مذکور تمام تفصیلات حضرت محمد ﷺ کے حالات و اعمال سے حیرت انگیز طور پر مماثلت رکھتی ہیں۔ پُرانوں اور اُپ نِشدوں میں کلکی اوتار کا تذکرہ ہے، جس کی تفصیلات بھی حضرت محمد ﷺ پر منطبق ہوتی ہیں۔ کلکی کی شخصیت اور اخلاقی صفات پیغمبر آخرالزماں ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی مکمل تصویر پیش کرتی ہیں۔ اتنا ہی نہیں اُپ نِشدوں میں صاف طور پر حضرت محمد ﷺ کا اسم گرامی آیا ہے اور انہیں اللہ کا رسول بتایا گیا ہے۔ پُران اور اُپ نِشدوں میں اس کا بھی ذکر ہے کہ اللہ ایک ہے، وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ مزکورہ کتابوں میں 'اللہ' لفظ کا استعمال کئی بار ہوا ہے۔ بَودھوں اور جینیوں کے مذہبی صحیفوں میں بھی حضرت محمد ﷺ کے بارے میں پیشین گوئیاں کی گئی ہیں۔

ان حقائق کی روشنی میں بنی نوع انسان کو ایک دھاگے میں پرونے اور وحدت انسانی کو مضبوط کرنے کے لیے نتیجہ خیز اور بامعنیٰ کوششیں ہوسکتی ہیں۔ یہ وقت کا تقاضا بھی ہے۔ نفرت اور فرقہ پرستی کے اس ہلاکت خیز دور میں یہ حقائق سنگِ میل ثابت ہو سکتے ہیں، بھائی بھائی کو

گلے ملوا سکتے ہیں اور ایک ایسے اخلاقی اور صالح سماج کی تعمیر کر سکتے ہیں جہاں ظلم و استحصال، نفرت اور جبر وتشدّد کا نام و نشان بھی نہ ہو۔ ان ہی مقاصد کے پیش نظر سارے حقائق کو یکجا کر کے آپ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ اس کوشش میں ہمیں کہاں تک کامیابی حاصل ہوئی ہے یہ فیصلہ آپ ہی کریں گے۔ امید ہے کہ یہ حقائق دل کی گہرائیوں میں اتر کر ہم سبھی کو انسانی فلاح کے لیے متحرک کریں گے۔ پیش نظر کتابچے میں ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے کی تحقیقی کتابوں 'نراشنس اورس انتم رشی' اور 'کلکی اوتار اور محمد صاحب' کے علاوہ دیگر ذرائع سے حاصل شدہ مواد اور حقائق کو بھی یکجا کیا گیا ہے۔

حضرت محمد ﷺ اور وید

ویدوں میں نراشنس یا محمد ﷺ کے تشریف لانے کی پیشین گوئی کوئی حیرت انگیز بات نہیں ہے بلکہ مذہبی کتابوں میں پیغمبروں کے آنے کی پیشگی اطلاع ملتی رہی ہے۔ یہ ضرور حیرت انگیز بات ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے آنے کی پیشین گوئی جتنی زیادہ مذہبی کتابوں میں کی گئی ہے اتنی کسی اور پیغمبر کے بارے میں نہیں کی گئی۔ عیسائیوں، یہودیوں اور بودھوں کی مذہبی کتابوں میں حضرت محمد ﷺ کے آخری پیغمبر کی حیثیت سے آنے کی پیشین گوئیاں کی گئی ہیں۔

ویدوں کا 'نراشنس' لفظ 'نر' اور 'آشنس' دو لفظوں سے مل کر بنا ہے۔ 'نر' کے معنی 'انسان' ہوتا ہے اور 'آشنس' کے کے معنی 'تعریف کیا ہوا'۔ ساین (چودھویں صدی کا شارحِ وید) نے 'نراشنس' کے معنی 'انسانوں کے ذریعہ تعریف کیا گیا' بتایا ہے۔[1] یہ لفظ کرم دھارے سماس ہے (یعنی مفعول کی اساس پر بننے والا مرکب لفظ ہے)۔ اس کو الگ کرنے پر اس کا معنی 'नरश्चासौ आशंस:' یعنی تعریف کیا گیا انسان ہوگا۔ ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے کہتے ہیں:

''اسی لیے اس لفظ سے کسی دیوتا کو بھی نہ سمجھنا چاہیے۔ 'نراشنس' لفظ خود ہی اس بات کو واضح کر دیتا ہے کہ 'تعریف کیا گیا' لفظ جس کی صفت ہے وہ انسان ہے۔ اگر کوئی 'انسان' (नर) لفظ کو دیوتا سے متعلق مانے تو اس کی تردید میں اتنا صاف کر دینا ضروری ہے کہ 'نر' (नर) لفظ نہ تو دیوتا کا مترادف لفظ ہی ہے اور نہ ہی دیوتاؤں کی نسلوں کے تحت کوئی خاص ذات''۔[2]

---

1. नराशंस: यो नरै: प्रशस्यते । (सायण भाष्य, ऋग्वेद संहिता, 5/5/2)
اصل منتر اس طرح ہے: 'नराशंस: सुषूदतीमं यज्ञमदाभ्य:। कविर्हि मधुहस्त्य:।'
دیانند سرسوتی نے بھی یہی معنی بتایا ہے۔ (رگ وید، ہندی بھاشیہ، ص: ۲۵، اسے آریہ سماج نے شائع کیا ہے۔)
2. نراشنس اورانتم رشی، ص: ۵، مصنفہ: ڈاکٹر وید پرکاش اپادھیائے۔

'نرؔ' (नर) لفظ کا معنی انسان ہوتا ہے کیونکہ 'نرؔ' لفظ انسان کے مترادف الفاظ میں سے ایک ہے۔ 'نراشنس' کی طرح لفظ 'محمدؐ' کا معنی 'تعریف کیا گیا' ہوتا ہے۔ 'محمدؐ' لفظ 'حمد' مادّہ سے بنا ہے جس کا معنی تعریف کرنا ہوتا ہے۔ رگ وید میں کیرِ (कीरि) نام آیا ہے، جس کا معنی ہے اللہ کی حمد و ثنا کرنے والا۔ احمد لفظ کا بھی یہی معنی ہے۔ احمد بھی حضرت محمد ﷺ کا ایک نام ہے۔[1]

ویدوں میں سب سے قدیم رِگ وید ہے۔ اس میں 'نراشنس' لفظ سے شروع ہونے والے آٹھ منتر ہیں۔ رگ وید کے پہلے منڈل، تیرہویں سوکت، تیسرے منتر اور اٹھارہویں سوکت، نویں منتر اور ایک سو چھ نمبر سوکت، چوتھے منتر میں نراشنس کا ذکر آیا ہے۔ رگ وید کے دوسرے منڈل کے تیسرے سوکت، دوسرے منتر، پانچویں منڈل کے پانچویں سوکت، دوسرے منتر، ساتویں منڈل کے دوسرے سوکت، دوسرے منتر، دسویں منڈل کے چونسٹھویں سوکت، تیسرے منتر اور ایک سو بیالیسویں سوکت، دوسرے منتر میں بھی 'نراشنس' کے عنوان سے تذکرے ہیں۔ سام وید سمہتا کے ۱۳۱۹ ویں منتر میں اور وَاجَسنیے سَمہتا کے ۲۸ ویں ادھیائے کے ۲۷ ویں منتر میں بھی نراشنس کے بارے میں ذکر آیا ہے۔ تَیتر یہ آرنیگ اور شت پتھ براہمن گرنتھوں کے علاوہ یَجُر وید، سام وید اور اَتھر وید میں بھی 'نراشنس' کا ذکر کیا گیا ہے۔

'نراشنس' کی اخلاقی خصوصیات کی حضرت محمد ﷺ کے اوصاف حمیدہ سے مماثلت

ویدوں میں نراشنس کی تعریف کیے جانے کا تذکرہ ہے۔ ویسے رگ وید کے زمانے یا کرت یُگ میں یگیوں کے دوران نراشنس کو پکارا جاتا تھا۔ اس کے لیے محبوب (प्रिय) لفظ کا استعمال ہوتا تھا۔ نراشنس کی بیان شدہ اخلاقی خصوصیات کا موازنہ حضرت محمد ﷺ کے اخلاق حسنہ سے درج ذیل ہے:

---

[1] پنڈت رَوندرناتھ ترپاٹھی کا مضمون (ہفتہ وار 'کانتی' ۲۸ر اکتوبر تا ۳ر نومبر ۱۹۹۰ء کا شمارہ)۔ رگ وید کا اصل شلوک یہ ہے۔

यो रध्रस्योचोदिताय: कृशस्य यो ब्रहमणो नाधमानस्य कीरे: II (ऋग्वेद, 2/12/6)

۱۔ شیریں کلامی

رگ وید میں 'نراشنس' کو 'مدھوجھوا' (मधुजिहवा) کہا گیا ہے۔[1] یعنی اس کے کلام میں شیرینی اور مٹھاس ہوگی۔ میٹھی بولی اس کی شخصیت کی خاص پہچان ہوگی۔ سب کو معلوم ہے کہ محمد ﷺ کے کلام میں بڑی نرمی اور مٹھاس تھی۔

۲۔ غیب کی خبر رکھنے والا

'نراشنس' کو غیب کی خبر رکھنے والا بتایا گیا ہے۔ اس علم کے حامل کو 'کوِی' (कवि) بھی کہا جاتا ہے۔ رگ وید سمہتا میں 'نراشنس' کو کوِی بتایا گیا ہے۔[2] محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بعض مواقع پر غیب کی باتوں سے آگاہی عطا کی تھی۔ لہٰذا پیغمبر اسلام ﷺ نے رومیوں اور ایرانیوں کے درمیان جنگ میں رومیوں کے مغلوب ہونے اور سالِ نو کے درمیان ہی پھر سے رومیوں کے غالب ہونے کی پیشگی خبر دی تھی۔ نینوا کی لڑائی میں رومیوں کی فتح ۶۵۷ عیسوی میں ہوئی تھی۔ قرآن مجید کی سورہ الروم میں اسی کے متعلق خبر ہے۔ رومیوں کی مغلوبیت کے بعد پھر فتح حاصل کر لینے کا ذکر ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مستقبل قریب میں انکار کرنے والوں پر مسلمانوں کے غلبہ اور فتح کی پیشین گوئی کی گئی ہے۔

محمد ﷺ اللہ کے سب سے زیادہ چہیتے اور اس کی معرفت حاصل کرنے والے تھے۔ وہ نبی تھے۔ نبی لفظ 'نبا' مادہ سے بنا ہے جس کا معنی خبر دینے والا ہوتا ہے۔ آپ ﷺ خدا کے نبی تھے۔ آچاریہ رجنیش کے لفظوں میں ''آپ ﷺ خدا تک پہنچنے کی بانسری ہیں جس میں پھونک کسی اور کی ہے۔''

۳۔ حسن و جمال کے پیکر

نراشنس کو خوبصورت چمکنے والا بتایا گیا ہے۔ اس صفت کا ذکر کرتے ہوئے رگ وید میں

---

[1] नराशंस मिहप्रियम स्मिन्यज्ञ उप ह्वये। मधुजिह्वं हविष्कृतम्। (ऋग्वेद संहिता 1/13/3)

[2] नराशंस:सुपूदतीमं यज्ञमदाम्य:। कविर्हि मधुहस्त्य:। (ऋग्वेद संहिता 5/5/2)

'سورچیؔ' (स्वर्चि) لفظ استعمال ہوا۔[1]

سورچی لفظ کی تفصیل یہ ہے: 'शोभना आर्यिर्यस्य स:' یعنی خوب چمکنے والا یا پُرنور۔ اس لفظ کا مطلب یہ ہے کہ اتنا خوبصورت شخص جس کے چہرے سے روشنی سی پھوٹتی ہو۔ رگ وید ہی میں بتایا گیا ہے کہ وہ اپنی عظمت سے گھر گھر کو منور کرے گا۔[2] ظاہر ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے گھر گھر میں علم کا نور پھیلایا۔ جہالت کو ختم کر دیا اور تاریکی میں بھٹک رہے لوگوں کو نئی روشنی دی۔

رگ وید اور سام وید میں کہا گیا ہے کہ (अहमिद्धि..........इवाजनि ।।) یعنی ''احمد (محمدؐ) نے اپنے رب سے حکمت سے پُرنظامِ زندگی کو حاصل کیا۔ میں سورج کی طرح روشن ہو رہا ہوں۔''[3]

حضرت محمد ﷺ اتنے خوبصورت تھے کہ لوگ خود ہی آپ کی طرف کھنچ آتے تھے۔ اس کے متعلق ریورنڈ باس ورتھ سمتھ نے 'محمد اینڈ محمڈ نزم' میں لکھا ہے کہ ''محمد صاحب کے مخالفین بھی ان کی قوّتِ کشش اور ان کی عظمت سے متاثر ہوکر ان کی توقیر کرنے پر مجبور ہو جاتے تھے۔ تمام رکاوٹوں اور مخالفتوں کے باوجود محمد صاحب گھر گھر میں علم کی روشنی پھیلاتے رہے۔''

۴۔ گناہوں سے پاک کرنے والا

رگ وید میں نراشنس کو ''پاپوں سے لوگوں کو دور کرنے والا'' بتایا گیا ہے۔[4] یہ کہنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی ساری تعلیمات و ہدایات اور آپ ﷺ پر نازل

---

1. नराशंस: प्रति धामान्यञ्जन तिस्रो दिव: प्रति मह्ना स्वर्चि:।। (ऋग्वेद संहिता 2/3/2)
2. حوالہ سابق۔
3. رگ وید ۸/۶/۱۰ سام وید ۲/۶/۸
4. नराशंसं वाजिनं वाजयन्निह क्षयद्वीरं पूषणं सुम्नैरीमहे।
रथं न दुर्गाद् वसव: सुदानवो विश्वस्मान्नो अंहसो निष्पिपर्तन।।
(ऋग्वेद, 1/106/4)

ہونے والا قرآن پوری زندگی کو پاپوں اور گناہوں سے دھو ڈالتا ہے۔ یہ راہِ حق کا آئینہ ہے جسے دیکھ کر اور اس پر عمل کر کے انسان کو تمام گناہوں سے خلاصی مل جاتی ہے۔ اس کی دنیوی اور اخروی زندگی کامیاب اور خوش حال ہو جاتی ہے۔ اسلام جوا، شراب اور دیگر نشیلی اشیاء کے استعمال سے لوگوں کو روکتا ہے اور حرام کمائی سے حاصل دولت کو کھانے، سود لینے اور کسی کا حق مارنے کو حرام قرار دیتا ہے۔ وہ ظلم، زیادتی اور استحصال سے پاک معاشرہ قائم کرتا ہے۔

۵۔ بیویوں کے سلسلے میں مماثلت

نراشنس کے پاس بارہ بیویاں ہوں گی۔ اس بات کی تصدیق بھی اتھرو وید کے اسی منتر سے ہوتی ہے جس منتر میں اس کے ذریعہ سواری کے طور پر اونٹ کے استعمال کرنے کی بات کہی گئی ہے۔ یہ منتر اس طرح ہے:

उष्ट्रा यस्य प्रवाहिणो वधूमन्तों द्विर्दश ।
वर्ष्मा रथस्य नि जिहीडते दिव ईषमाण उपस्पृश:।
(अथर्ववेद, कुन्ताप सूक्त : 20/127/2)

یعنی ''جس کی سواری میں دو خوبصورت اونٹنیاں ہیں۔ یا جو اپنی بارہ بیویوں کے ساتھ اونٹوں پر سواری کرتا ہے۔ اس کی عزت و احترام کی بلندی اپنی تیز رفتار سے آسمان کو چھوکر نیچے اترتی ہے۔''

اس منتر کے مطابق حضرت محمد ﷺ کی بارہ بیویاں تھیں۔
آپ ﷺ کی بیویوں کے نام ترتیب وار اس طرح ہیں:

۱) حضرت خدیجہؓ ۲) حضرت سودہؓ
۳) حضرت عائشہؓ ۴) حضرت حفصہؓ
۵) حضرت اُمّ سلمہؓ ۶) حضرت اُمّ حبیبہؓ
۷) حضرت زینب بنت جحشؓ ۸) حضرت زینب بنت خزیمہؓ
۹) حضرت جویریہؓ ۱۰) حضرت صفیہؓ

۱۱) حضرت ریحانہؓ ۱۲) حضرت میمونہؓ[۱]

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اور کسی بھی مذہبی شخصیت کی بارہ بیویاں نہیں تھیں۔ ہندو مذہبی کتابوں میں کچھ مہاپُرشوں کے پاس سینکڑوں بیویاں ہونے کا ذکر ملتا ہے، مگر بارہ کا نہیں۔

۶۔ مقام کی مماثلت

اتھرووید کے مذکورہ بالا منتر میں نراشنس کی سواری کے طور پر اونٹوں کے استعمال کی جو بات کہی گئی ہے، اس سے نراشنس کی شناخت کے ساتھ اس کے آنے کے مقام کا علم بھی حاصل ہوتا ہے۔ اونٹ کی سواری کا مطلب یہ ہوا کہ نراشنس جس مقام پر پیدا ہوگا وہاں اونٹوں کی کثرت ہوگی۔ اونٹ ریگستانی علاقے میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ حضرت محمد ﷺ کی پیدائش عرب کے صحرائی علاقے میں ہوئی۔

۷۔ دیگر مماثلتیں

اتھرووید میں تمثیلاتی انداز میں نراشنس کے متعلق کچھ شناختی باتیں بھی بتائی گئی ہیں۔ کنتاپ سوکت میں ہے:

इदं जना उप श्रुत नराशंस स्तविष्यते।

''اے انسانو! یہ احترام سے سنو کہ انسانوں میں تعریف والا شخص بڑائی کیا جائیگا۔''[۲]

ایک دوسرے منتر میں کہا گیا ہے:

एष इषाय मामहे शतं निष्कान् दश स्रजः।

त्रीणि शतान्यर्वतां सहस्रा दश गोनाम्॥ (अथर्ववेद 20,127,3)

''خدا مَامَہِ رِشی کو سو سونے کے سکّے دے گا۔ دس ہزار گائیں دے گا' تین سو عربی گھوڑے دے گا اور دس ہار۔''

---

[۱] علامہ ابن جریر کی کتاب میں یہی ترتیب ہے۔

[۲] اتھرووید، ہندی بھاشیہ، ص: ۱۴۰۱، از چھیم کرن داس تری ویدی۔

یہاں مامہے رشی سے مراد محمد ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کو اللہ کی طرف سے سو سونے کے سکّے دینے کا مطلب یہ ہے کہ سو ایسے عظیم المرتبت انسان جن کی اہمیت سونے کی طرح ہو۔ حضرت محمد ﷺ جو تعلیمات لوگوں کو دیتے تھے ان کی حفاظت کا کام سو افراد انجام دیتے تھے۔ یہ اصحاب صُفّہ کہلاتے تھے۔ یہ لوگوں کو تعلیمات پہنچاتے اور تبلیغ کرتے تھے اور ان تعلیمات کی محافظت بھی کرتے تھے۔

اسی طرح دس ہزار گائیں دئے جانے کا مطلب اچھے افراد کے دئے جانے سے ہے۔ گائے اشاراتی لفظ ہے جو عام طور پر اچھے افراد کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ محمد ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنے والے کی تعداد آپ ﷺ کی زندگی مبارک کے آخری دور میں دس ہزار تھی۔ فتح مکہ کے لیے مدینہ سے روانہ ہوتے وقت آپ ﷺ کے مددگاروں کی تعداد دس ہزار تھی۔ حضرت محمد ﷺ کے دس ہزار متبعین جب مکہ پہنچے تو وہاں نہ کسی طرح کی جنگ ہوئی نہ ہی کسی متبع رسول نے کسی کو تباہ و برباد کیا، اسی وجہ سے ان دس ہزار افراد کو گائے کہا گیا۔

نراشنس کو تین سو عربی گھوڑے عطا کرنے کا مطلب ایسے بہادر جنگی سپاہیوں کا حصول ہے جو گھوڑے کی طرح تیز ہوں۔ گھوڑا بھی گائے کی طرح اشاراتی لفظ ہے۔ علاّمہ ابن الجوزی کے مطابق بدر کی لڑائی میں محمد ﷺ کے ساتھیوں (صحابہؓ) کی تعداد تین سو تھی۔

نراشنس کو دس گلے کے ہار دئے جانے کا مطلب ایسے اشخاص ہیں جو گلے کے ہار کی مثل ہوں اور نراشنس کو محبوب ہوں۔ حضرت محمد ﷺ کے دس ایسے افراد تھے جو ان پر اپنی جانوں کو بھی قربان کرنے کو تیار رہتے تھے۔ وہ گلے کے ہار کی طرح محمد ﷺ کے چاروں طرف ہمیشہ رہتے تھے۔ یہ دس اشخاص ''عشرۂ مبشرہ'' کہلاتے ہیں۔ یہ محمد ﷺ کے وہ صحابہؓ ہیں جنہیں دنیا ہی میں جنت کی خوشخبری دی گئی۔ ان کے نام یہ ہیں:

۱) حضرت ابوبکرؓ ۲) حضرت عمرؓ

۳) حضرت عثمانؓ ۴) حضرت علیؓ

۵) حضرت طلحہؓ ۶) حضرت سعد بن وقاصؓ

٧) حضرت سعید بن زید ٨) حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ

٩) حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ ١٠) حضرت زبیرؓ

اتھرووید کے ایک منتر میں کہا گیا ہے کہ ''اے لوگو! یہ (خوشخبری) غور سے سنو، نراشنس کی تعریف (حمد) کی جائے گی[1]۔ ساٹھ ہزار نوے دشمنوں میں اس ہجرت کرنے والے، امن پھیلانے والے کو ہم (حفاظت) میں لیتے ہیں۔ رگ وید کے ایک منتر میں بھی مامہے رشی کے دس ہزار ساتھیوں (صحابہؓ) کا ذکر آیا ہے۔ منتر اس طرح ہے:

अनस्वन्ता सतपतिर्मामहे मे गावा चेतिष्ठो असुरो मघोन:।

त्रैवृष्णो अग्ने दशभि: सहस्रैर्वैश्वानर: त्र्यरुणाश्चिकेत ॥

(ऋग्वेद म॰ 5,सू॰ 27, मंत्र 1)

''حق پرست، انتہائی سوجھ بوجھ اور فراست والا، طاقتور، فیاض مامہے رشی نے کلام کے ساتھ مجھے عزت بخشی۔ قادر مطلق، تمام خوبیوں کا مالک، سارے جہان کے لیے رحمت، دس ہزار مددگاروں (صحابہؓ) کے ساتھ مشہور ہوگیا۔''

مامہے رشی حضرت محمد ﷺ ہی ہیں۔ ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے نے بھی مامہے رشی کو حضرت محمد ﷺ ہی تسلیم کیا ہے۔

---

١ اتھرووید: ٢٠، ١٢٧، ١

پُرانوں کے دلائل

بھوشیہ پُران اور حضرت محمد ﷺ

صرف وید ہی نہیں بلکہ پُرانوں میں بھی محمد ﷺ کا میدانِ عمل ریگستانی علاقے میں ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ بھوشیہ پُران میں صاف طور پر کہا گیا ہے کہ ''ایک دوسرے ملک میں ایک آچاریہ اپنے دوستوں کے ساتھ آئیں گے۔ ان کا نام محامد ہوگا۔ وہ ریگستانی علاقے میں آئیں گے۔

एतस्मिन्नन्तिरे म्लेच्छ आचार्य्येण समन्वित:॥

महामद इति ख्यात: शिष्यशाखा समन्वित:॥

(भ॰ पु॰, पर्व-3, खण्ड-3, अध्याय-3, श्लोक-5)

اس باب کے شلوک نمبر ٨، ٧، ٦ میں بھی محمد ﷺ کا ذکر آیا ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ کی جائے پیدائش کے ساتھ ہی دیگر تفصیلات بھی کلکی اوتار سے یکسانیت رکھتی ہیں، جس کا بیان کلکی پران میں ہے۔ اس کا ذکر بعد میں کیا جائے گا۔

یہاں یہ بتا دینا مناسب ہوگا کہ بھوشیہ پران میں کئی نبیوں کی زندگی کے حالات درج ہیں۔ اسلام پر بھی تفصیلی باب ہے۔ اس پران میں بالکل متعینہ طور پر حضرت محمد ﷺ کے متعلق باتیں آئی ہیں۔ اس میں جہاں محامد آچاریہ کے نام کی قربت محمد لفظ سے ہے، وہیں پیغمبر اسلامؐ کی شناخت سے متعلق تمام باتیں بالکل حقیقت سے میل کھاتی ہیں۔ ان میں ذرا بھی تاویل کی ضرورت نہیں ہے۔ بھوشیہ پران کے مطابق شالِ واہن (سات واہن) خاندان کے راجہ بھوج ہر چہار اطراف کو فتح کرتا ہوا سمندر کے پار (عرب) پہنچے گا۔ اسی دوران (اعلیٰ طبقے کے) آچاریہ شاگردوں کے حلقے میں محامد (محمد ﷺ) نام کے مشہور آچاریہ کو دیکھے گا۔[1]

---

١ प्रतिसर्ग पर्व 3, अध्याय 3, खण्ड 3 कलियूगीतिहास समुच्चय

بھوشیہ پُران میں کہا گیا ہے:

लिंङ्गच्छेदी शिखाहीन: श्मश्रुधारी स दूषक: ।
उच्चालापी सर्वभक्षी भविष्यति जनो मम । 25 ॥
विना कौलं च पशवस्तेषां भक्ष्या मता मम ।
मुसलेनैव संस्कार: कुशैरिव भविष्यति । 26 ॥
तस्मान्मुसलवन्तो हि जातयो धर्मदूषका: ।
इति पैशाचधर्मश्च भविष्यति मया कृत:। 27 ॥

(भ० पु० पर्व 3, खण्ड 3, अध्याय 1, श्लोक 25, 26, 27)

''ہمارے لوگوں کا ختنہ ہوگا' ان کے سر پر چوٹی نہیں ہوگی۔ وہ داڑھی رکھیں گے۔ اونچی آواز میں بات کریں گے (یعنی اذان دیں گے)۔ شاکاہاری (سبزی خور) اور مانساہاری (گوشت خور) دونوں ہوں گے۔ لیکن ان کے لیے بغیر قول یعنی منتر سے پاک کیے بغیر کوئی جانور کھانے کے لائق نہ ہوگا (وہ حلال گوشت کھائیں گے)۔ اس طرح ہمارے عقیدے کے مطابق ہمارے شاگردوں کا مسلم تہذیب و اخلاق ہوگا۔ ان ہی سے مُسلونت یعنی مخلصین کا دھرم پھیلے گا۔ اور ایسا میرے کہنے سے بددینوں کا خاتمہ ہوگا۔''

بھوشیہ پُران کی ان پیشین گوئیوں کی ہر چیز اتنی واضح ہے کہ یہ خود ہی حضرت محمد ﷺ سے موافقت و مطابقت رکھتی ہے۔ اس لیے آپ ﷺ کے آخری رسول کی حیثیت سے پہچان بھی واضح ہو جاتی ہے۔ اس کا بھی اندیشہ نہیں ہے کہ ان پُرانوں کی تصنیف اسلام کے آنے کے بعد ہوئی ہے۔ وید اور اس طرح کے کچھ پُران اسلام کے بہت پہلے سے ہیں۔

سنگرام پُران کی پیشگی اطلاع

سنگرام پُران کا شمار پُرانوں میں کیا جاتا ہے۔ اس پُران میں بھی خدا کے آخری رسول اور پیغمبر حضرت محمد ﷺ کے آنے کی پیشگی اطلاع ملتی ہے۔ پنڈت دھرم ویر اُپادھیائے نے اپنی

مشہور کتاب 'انتم ایشور دوت'[1] میں لکھا ہے: ''کاگ بھُسُنڈی اور گروڑ دونوں رام کی خدمت میں لمبے عرصے تک رہے۔ وہ ان کی نصیحتوں کو نہ صرف سنتے ہی رہے، بلکہ لوگوں کو سناتے بھی رہے۔ ان نصیحتوں کا ذکر تلسی داس جی نے 'سنگرام پُران' کے اپنے ترجمے میں کیا ہے، جس میں شنکر جی نے اپنے بیٹے 'کھن مکھ' (چھ مُنہ والا) کو آنے والے دھرم اور اوتار (پیغمبر) کے بارے میں پیشگی اطلاع دی ہے۔''

منظوم ترجمہ اس طرح ہے:

यहां न पक्षपात कछु राखहुं।
वेद, पुराण, संत मत भाखहुं।।
संवत विक्रम दोऊ अनङ्गा।
महाकोक नस चतुर्पतङ्गा।।
राजनीति भव प्रीति दिखावै।
आपन मत सबका समझावै।।
सुरन चतुसुदर सतचारी।
तिनको वंश भयो अति भारी।।
तब तक सुन्दर मद्दिकोया।
बिना महामद पार न होया।।
तबसे मानहु जन्तु भिखारी।
समस्थ नाम एहि व्रतधारी।।
हर सुन्दर निर्माण न होई।
तुलसी वचन सत्य सच होई।।

(संग्राम पुराण, स्कन्द-12, कांड-6 : पद्यानुवाद, गोस्वामी तुलसीदास)

---

[1] یہ کتاب ١٩٢٧ء میں نیشنل پرنٹنگ پریس، دریا گنج، نئی دہلی سے سب سے پہلے شائع ہوئی تھی۔

پنڈت دھرم ویر اُپادھیائے نے ان کا ترجمہ اس طرح کیا ہے:

''(تُلسی داس جی کہتے ہیں:) میں نے یہاں کسی طرح کی طرف داری نہ کرتے ہوئے سنتوں، ویدوں اور پُرانوں کے خیال کو بیان کیا ہے۔ ساتویں بکرمی صدی میں چاروں سورجوں کی روشنی کے ساتھ وہ پیدا ہوگا۔ راج کرنے میں جیسے حالات ہوں، محبت سے یا سختی سے وہ اپنا مت(دین) سبھی کو سمجھا سکے گا۔ اس کے ساتھ چار دیوتا (خاص مددگار) ہوں گے، جن کی مدد سے اس کے ماننے والوں کی تعداد کافی ہو جائے گی۔ جب تک کلام احسن (قرآن مجید) دھرتی پر رہے گا (اس کے) اور محامد(حضرت محمد ﷺ) کے بغیر مکتی (نجات) نہیں ملے گی۔ انسان، بھکاری، کیڑے مکوڑے اور جانور اس برت دھاری کا نام لیتے ہی خدا کے فرماں بردار ہو جائیں گے۔ پھر کوئی اس کی طرح کا پیدا نہ ہوگا (یعنی کوئی رسول نہیں آئے گا)، تلسی داس جی ایسا کہتے ہیں کہ ان کی بات سچی ثابت ہوگی'' [1]

---

[1] قوسین میں دیے گئے الفاظ وضاحت کے لیے لکھے ہیں۔ یہاں ایک اور بات واضح کرنا مناسب ہوگا کہ سنگرام پُران کا شمار بھلے ہی جدید پُرانوں میں کیا جاتا ہو، لیکن اس کی بنیاد قدیم ہندو مذہبی کتابوں ہی ہیں جیسا کہ دیگر پُرانوں اور گرنتھوں و مذہبی خیالات کی بنا پر یعنی ماضی کے دلائل کی روشنی میں حضرت محمد ﷺ کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ لہٰذا پُرانوں کے جدید یا قدیم ہونے سے متعلقہ حقیقت کی وضاحت میں کوئی خلل نہیں پیدا ہوتا۔

کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ

سنسکرت کے عظیم عالم ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے نے اپنے ایک تحقیقی مضمون میں محمد ﷺ کو کلکی اوتار بتایا ہے۔ کلکی اور محمد ﷺ کی خصوصیات کا تقابلی مطالعہ کر کے ڈاکٹر اُپادھیائے نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ کلکی کا اوتار ہو چکا ہے اور وہ حضرت محمد ﷺ ہی ہیں۔ اس تحقیقی مضمون کے حرفِ آغاز میں وہ لکھتے ہیں:

''سائنسی ایٹمی دھماکوں سے جو تباہی ممکن ہے، اس کا مداوا مذہبی یکجہتی کے خیالات سے ہو جاتا ہے۔ پانی میں رہ کر مگر مچھ سے بیر مناسب نہیں، اس وجہ سے میں نے یہ تحقیق کی جو مذہبی یکجہتی کی بنیاد ہے۔ قومی اتحاد کے حمایتیوں کی طرف سے اس تحقیقی مقالے پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ اعتراض ہوگا تو تنگ دل اور کوئیں کے مینڈک جیسے خیالات رکھنے والے لوگوں کو، اگر وہ کوئیں کے باہر نکل کر دنیا کو دیکھیں تو کوئیں کو ہی دنیا سمجھنے کا ان کا غلط خیال رفع ہو جائے گا۔۔۔۔۔ مجھے پورا یقین ہے کہ اس تحقیقی کتاب کے مطالعے سے ہندوستانی سماج ہی میں نہیں بلکہ ساری دنیا میں یکجہتی کی لہر دوڑ پڑے گی اور دھرم کے نام پر ہونے والے جھگڑے ختم ہوں گے۔''

یہاں پر اس تحقیقی مقالے کی خاص باتیں اور دیگر ذرائع سے موصول اس موضوع سے متعلق مواد پیش کیا جا رہا ہے۔

اوتار کا مطلب

'اوتار' لفظ 'अव' سابقہ کے ساتھ 'तृ' مادّہ میں 'घञ्' لاحقہ ملنے سے بنا ہے (अव+तृ+घञ्=अवतार) اس کا معنی زمین پر آنا ہے۔ 'ایشور کا اوتار' فقرہ کا معنی ہے: سب کو

پیغام پہنچانے والے مہاتما کا زمین پر پیدا ہونا۔ کلکی اوتار کو ایشور کا آخری اوتار بتایا گیا ہے۔
'ایشور کا اوتار' فقرے میں 'کا' لفظ تعلق ظاہر کرنے والا ہے، اس لیے ظاہر ہے کہ ایشور سے تعلق رکھنے والے شخص کا آنا۔ ایشور سے متعلق کون ہے؟ اس کا بھکت (پرستار) ہی سب سے زیادہ تعلق رکھنے والا ہو سکتا ہے۔ رگ وید میں ایسے شخص کو کیری (कीरि) کہا گیا ہے۔ ہندی میں 'कीरि' لفظ کا معنی 'اللہ کی حمد بیان کرنے والا' اور عربی میں 'احمد' ہوتا ہے۔ لیکن کیا خدا کی حمد کرنے والا 'کیری' یا 'احمد' ایک نہیں ہو سکتا۔ ہر ملک اور زمانہ کے لیے الگ الگ اوتار ہوئے ہیں کیونکہ ایک اوتار سے پوری دنیا کی فلاح نہیں ہو سکتی تھی۔ قرآن میں ہے کہ ہر علاقے میں رسول بھیجے گئے۔ آخری اوتار کلکی کی الگ خصوصیت ہے۔ وہ کسی ایک خطے کے لیے نہیں بلکہ ساری کائنات کے لیے بھیجے گئے۔

جب لوگ حقیقی دین سے منحرف ہوکر بے دینی کی راہ اختیار کر لیتے ہیں یا دین کو اپنی خواہشات کے لیے توڑ مروڑ دیتے ہیں تو انہیں پھر صحیح راہ دکھانے کے لیے خدا اپنے اوتار یا پیغمبر بھیجتا ہے۔

آخری اوتار کے آنے کے آثار و علامات

کلکی کے آنے کا وقت اس ماحول میں بتایا گیا ہے جب کہ بربریت کا غلبہ ہوگا۔ لوگوں میں تشدد، انارکی و لاقانونیت کا بول بالا ہوگا۔ درختوں کا نہ پھلنا، نہ پھولنا۔ اگر پھل پھول آئیں بھی تو بہت کم۔ دوسروں کو مار کر ان کا مال لوٹ لینا اور لڑکیوں کے پیدا ہوتے ہی زمین میں گاڑ دینا۔ ایک خدا کو چھوڑ کر کئی دیوی دیوتاؤں کی پوجا (پرستش) پیڑ پودوں اور پتھروں کو خدا ماننے کا رجحان، بھلائی کی آڑ میں برائی کرنے کا چلن، عدم مساوات وغیرہ۔ ایسے ہی نازک دور میں حضرت محمد ﷺ بھیجے گئے تھے۔

ساتویں صدی کے شروع میں رومن اور ایرانی سلطنتوں کی جتنی بُری حالت تھی، اتنی شاید کبھی نہیں ہوئی۔ بازنطین سلطنت کا زوال ہو جانے سے حکومت کا سارا نظام درہم برہم ہو چکا تھا۔ پادریوں کی بداعمالیوں اور مظالم کے سبب عیسائی مذہب میں گراوٹ پیدا ہو گئی تھی۔ باہمی

جھگڑوں اور دشمنی کی وجہ سے افراتفری کا عالم تھا۔ اس وقت حضرت محمد ﷺ بھیجے گئے۔ دینِ اسلام رومن سلطنت کی کشمکشوں سے دور تھا۔ اس دین کی قسمت میں یہی لکھا تھا کہ یہ طوفان کی طرح پوری دنیا پر چھا جائے گا اور اپنے راستے کے بہت سی سلطنتوں، حکمرانوں اور رسم و رواجوں کو اس طرح اڑا دے گا جیسے کہ آندھی مٹی کو اُڑا دیتی ہے۔[1] اسی طرح جارج سیل نے قرآن مجید کے انگریزی ترجمے کے دیباچہ میں لکھا ہے: گر جا گھر کے پادریوں نے مذہب کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے تھے اور امن، محبت اور اچھائیاں ناپید ہو چکی تھیں۔ وہ اصل مذہب کو بھول گئے تھے۔ مذہب سے متعلق اپنے طرح طرح کے خیالات قائم کیے ہوئے باہم عداوت کرتے رہتے تھے۔ اسی زمین پر رومن گرجا گھروں میں بہت سی توہمات مذہب کی شکل میں تسلیم کی جانے لگی نیز بت پرستی بہت ہی بے شرمی کے ساتھ کی جانے لگی۔[2] اس کے نتیجے میں ایک خدا کی جگہ تین خدا ہو گئے اور مریم کو خدا کی ماں سمجھا جانے لگا۔ جہالت کے اس دور میں اللہ نے اپنا آخری رسول بھیجا۔

دوسری بات قابل غور یہ ہے کہ آخری اوتار اس وقت ہوگا جب کہ جنگوں میں تلوار کا استعمال ہوتا ہوگا اور گھوڑوں کی سواری کی جاتی ہوگی۔ بھاگوت پُران میں مذکور ہے کہ ''دیوتاؤں کے عطا کردہ تیز رفتار گھوڑے پر چڑھ کر آٹھوں قوتوں اور صفات سے متصف دنیا کے مالک (سردار) تلوار سے برے لوگوں کا زور توڑیں گے۔''[3] تلواروں اور گھوڑوں کا دور تو اب ختم ہو چکا ہے۔ آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے تلواروں اور گھوڑوں کا استعمال ہوتا تھا۔ اس کے تقریباً سو سال بعد سے بارود سوڈا اور کوئلہ ملا کر بنایا جانے لگا تھا۔ موجودہ دور میں تو گھوڑوں اور تلواروں کی جگہ ٹینکوں اور میزائلوں وغیرہ نے لے لی ہے۔

---

۱. 'Apology for Mohammed', Geofrey Higgins, P-2

۲. Translation of the Qur'an by George Sale, Preface, Page 25-26

۳. अश्वमाशुगमारुह्य देवदत्तं जगत्पतिः।
असिनासाधुदमनमष्टैश्वर्य गुणान्वितः॥
(भागवत् पुराण, 12 स्कंध, 2 अध्याय, 19 वां श्लोक)

کلکی کے اوتار لینے کی جگہ

کلکی کے اوتار کا مقام شنبھل گاؤں ہونے کا ذکر کلکی پرُان اور بھاگوت پرُان میں کیا گیا ہے۔ یہاں پہلے یہ طے کرنا ضروری ہے کہ شنبھل گاؤں کا نام ہے یا کسی گاؤں کی صفت۔ ڈاکٹر وید پرکاش اپادھیائے کے مطابق 'شنبھل' کسی گاؤں کا نام نہیں ہوسکتا، کیونکہ اگر صرف کسی خاص گاؤں کا نام 'شنبھل' دیا گیا ہوتا تو اس کا محل وقوع بھی بتایا گیا ہوتا۔ بھارت میں تلاش کرنے پر اگر کوئی 'شنبھل' نام کا گاؤں ملتا ہے تو وہاں آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے کوئی شخص ایسا نہیں پیدا ہوا جو لوگوں کا نجات دہندہ ہو۔ پھر آخری اوتار کوئی کھیل تو نہیں ہے کہ اوتار ہو جائے اور سماج میں ذرا سی تبدیلی بھی نہ آئے۔ اس لیے 'شنبھل' لفظ کو صفت مان کر اس کی تخریج پر غور کرنا ضروری ہے۔

۱۔ 'شنبھل' لفظ 'شم' (शम्) یعنی 'بجھانا' ساکت کرنا مادّہ سے بنا ہے یعنی جس جگہ شانتی اور امن ملے۔

۲۔ 'वृ' مادّہ میں 'सम्' سابقہ اور 'अप्' لاحقہ کے ملنے سے 'संवर' لفظ کا استخراج ہوا۔ ब اور व میں فرق نہ کرنے اور र, ल میں فرق نہ کرنے یعنی ایک کے مقام پر دوسرے کے استعمال ہونے کے اصول سے شنبھل (शाम्भल) لفظ کی تخریج ہوئی، جس کا معنی ہوا 'جو اپنی طرف لوگوں کو کھینچتا ہے یا جس کے ذریعہ کسی کو منتخب کیا جاتا ہے۔'

۳۔ 'शम्वर' لفظ کا نگھنٹو (निघण्टु ۱:۱۲:۸۸) میں پانی کے معنی والے الفاظ میں استعمال ہے۔ 'र' اور 'ल' میں فرق نہیں کرنے کے اصول کے تحت शाम्भल کا معنی ہوگا 'پانی کے قریب کی جگہ'۔[۱]

اس طرح وہ مقام جس کے آس پاس پانی ہو اور وہ مقام نہایت پرکشش اور امن وسکون پہنچانے والا ہو، وہی شنبھل ہوگا۔ اوتار کی سرزمین مقدس ہوتی ہے۔ 'شنبھل' کا لفظی معنی ہے

---

[۱] کلکی اوتار اور محمد صاحب، ص:۳۰، مصنف وید پرکاش اپادھیائے۔

'امن کی جگہ'۔ مکّہ کو عربی میں 'دارالامن' کہا جاتا ہے جس کا معنی امن کا گھر ہوتا ہے۔ مکّہ محمد ﷺ کا میدانِ عمل رہا ہے۔

تاریخ پیدائش

کلکی پرُان میں آخری اوتار کی پیدائش کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس پرُان کے دوسرے باب کے شلوک نمبر ۱۵ میں لکھا ہے:

द्वादश्यां शुक्ल पक्षस्य, माधवे मासि माधवम् ।
जातो ददृशतु: पुत्रं पितरौ हृष्टमानसौ ॥

''جس کے پیدا ہونے سے دکھی انسانیت کو فلاح نصیب ہوگی۔ اس کی پیدائش موسمِ بہار کے ربیع فصل میں چاند کی بارہویں تاریخ کو ہوگی۔''

ایک اور شلوک میں ہے کہ کلکی شنبھل میں وِشنو یَش نام کے پروہت کے یہاں پید ہوں گے۔[۱]

محمد ﷺ کی پیدائش بارہ ربیع الاوّل کو ہوئی۔ ربیع الاول کا معنی ہوتا ہے: موسم بہار کا خوش کا مہینہ۔ آپ ﷺ مکہ میں پیدا ہوئے۔ وشنویش کلکی کے والد کا نام ہے۔ جبکہ محمد ﷺ کے والد کا نام عبداللہ تھا۔ جو معنی وشنویش کا ہوتا ہے وہی عبد اللہ کا۔

وشنو یعنی اللہ اور یَش یعنی بندہ = اللہ کا بندہ = عبد اللہ۔

اسی طرح کلکی کی ماں کا نام سومتی (سوم وتی) آیا ہے جس کا معنی ہے۔ امن اور غور وفکر کی خصلت رکھنے والی۔ آپ ﷺ کی ماں کا نام بھی آمنہ تھا جس کا معنی ہے امن والی۔

---

[۱] शाम्भलग्राममुख्यस्य ब्राह्मणस्य महात्मन:।
भवने विष्णुयशस: कल्कि प्रादुर्भविष्यति॥
(भागवत पुराण, द्वादश स्कंध, 2 अध्याय, 18 वाँ श्लोक)

آخری اوتار کی خصوصیات

کلکی کی خصوصیات حضرت محمد ﷺ کی سیرت سے ملتی جلتی ہیں۔ ان خصوصیات کا تقابلی مطالعہ یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔

۱۔ گھوڑے پر سواری کرنے والا اور تلوار رکھنے والا

پہلے لکھا جا چکا ہے کہ بھاگوت پُران میں آخری اوتار کو گھڑسوار اور تلوار رکھنے والا بتایا گیا ہے۔ اس کی سواری ایسے گھوڑے کی ہوگی جو تیز رفتار سے چلنے والا ہوگا اور دیوتاؤں کا عطا کردہ ہوگا۔ تلوار سے وہ ظالموں کو ختم کرے گا۔ گھوڑے پر سوار ہوکر تلوار سے ظالموں کو ختم کرے گا۔ حضرت محمد ﷺ کو بھی فرشتوں کے ذریعہ گھوڑا عطا کیا گیا تھا، جس کا نام بُراق تھا۔ اس پر بیٹھ کر آخری رسول نے رات کو معراج کا سفر کیا تھا۔ اس رات آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا شرف حاصل ہوا تھا، اور آپ ﷺ کو بیت المقدس کی زیارت بھی کرائی گئی تھی۔

محمد ﷺ کو گھوڑے زیادہ محبوب تھے۔ آپ کے پاس سات گھوڑے تھے۔ حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ میں نے محمد ﷺ کو دیکھا کہ گھوڑے پر سوار تھے اور گردن میں تلوار لٹکائے ہوئے تھے۔[1] آپ ﷺ کے پاس نو تلواریں تھیں — خاندانی وراثت میں ملی تلواریں، ذوالفقار نام کی تلوار، قلعیہ نام والی تلوار۔

۲۔ ظالموں کا خاتمہ

کلکی کی اہم خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ ظالموں کا ہی زور توڑے گا۔[2] دین کی تبلیغ اور بدکرداروں کی شکست میں مدد کے لیے دیوتا بھی آسمان سے اتر آئیں گے۔[3] حضرت محمد ﷺ نے برے لوگوں کو شکست دی۔ انہوں نے ڈاکوؤں، لٹیروں اور

---

[1] بخاری شریف۔

[2] بھاگوت پُران ۱۲۔۲۔۱۹

[3] यात यूयं भुवं देवा: स्वांशावतरणे रता:। (कल्कि पुराण, अध्याय : 2, श्लोक : 7)

دیگر سماج دشمن برے عناصر کو سدھار کر انسانیت کا سبق پڑھایا اور انہیں راہِ حق دکھائی۔ حضرت محمد ﷺ نے ایسے غیر مہذب لوگوں کو تہذیب سے آراستہ کر کے زندگی بسر کرنا سکھایا۔ عورتوں کو ان کا حق دلایا۔ ایک خدا کے ساتھ شریک تمام دیوتاؤں کے شرک کی آپ نے پرزور تردید کی اور بتایا کہ اسلام کوئی نیا دین نہیں ہے بلکہ دین قدیم ہے۔ برے لوگوں کو زیر کرنے میں آپ کو فرشتوں کی مدد ملی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

> ''اللہ نے تم کو بدر کی لڑائی میں مدد دی اور تم بہت کم تعداد میں تھے، تو تم کو چاہئے کہ تم اللہ ہی سے ڈرو اور اسی کے شکرگزار بنو۔ جب تم مومنوں سے کہہ رہے تھے کہ کیا تمہارے لیے کافی نہیں ہے کہ تمہارا رب تم کو تین ہزار فرشتے بھیج کر مدد کرے، بلکہ اگر اس پر صبر کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو اللہ تمہاری مدد پانچ ہزار فرشتوں سے کرے گا۔'' (آل عمران، آیت ۱۲۳ تا ۱۲۵)

سورہ احزاب میں بھی حضرت محمد ﷺ کو اللہ کی مدد ملنے کا ذکر ہے۔ اس سورہ کی آیت نمبر ۹ میں ہے:

> ''اے ایمان والو! اللہ کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تمہارے خلاف لشکر آئے تو ہم نے بھی ان کے خلاف ہوا اور ایسے لشکر بھیجے جن کو تم نہیں دیکھتے تھے، اور جو کچھ تم کر رہے تھے، وہ اللہ دیکھ رہا تھا۔''

اس طرح ظالموں کا صفایا کرنے میں اللہ نے حضرت محمد ﷺ کی مدد کے لیے اپنے فرشتے اور اپنے لشکر بھیجے۔

۳۔ جگت پتی (محافظِ کائنات)

پتی لفظ 'پا' (بمعنی پرورش و حفاظت) مادہ میں 'اُتی' لاحقہ کے ملنے سے بنا ہے۔ (पा + उति = पति) جگت کا معنی ہے دنیا۔ اس لیے جگت پتی کا معنی ہوا 'دنیا کی حفاظت کرنے والا'۔

بھاگوت پُران میں آخری اوتار کلکی کو جگت پتی بھی کہا گیا ہے۔[1]

حضرت محمد ﷺ جگت پتی[2] ہیں، کیونکہ انہوں نے زوال پذیر سماج کو تباہ ہونے سے بچا لیا۔ اس کی حفاظت کی اور سچا راستہ دکھایا۔ آپ ﷺ تمام جہان والوں کے لیے اللہ کا پیغام لے کر آئے۔ قرآن میں ہے:

''اے محمد ﷺ اعلان کر دو کہ ساری دنیا کے لیے تم نبی ہو کر آئے ہو''۔
(قرآن، سورہ اعراف، آیت: ۱۵۸)

ایک اور مقام پر ہے:

---

۱ بھاگوت پُران، بارہواں اسکندھ، دوسرا باب، ۱۹ واں شلوک

۲ سنسکرت کے ماہر لغت وامن شِورام آپٹے نے ''پتی'' لفظ کا معنی ''پردھانتا کرنے والا'' یعنی قیادت کرنے والا بھی بتایا ہے (دیکھئے، سنسکرت ہندی کوش، صفحہ ۵٦۸، موتی لال بناری داس پبلشرز۔ ایڈیشن ۱۹۸۹)۔ اس طرح جگت پتی کا معنی ہوا دنیا میں پردھانتا کرنے والا۔ حضرت محمد ﷺ جس اسلام دھرم کو لے کر آئے، وہ گرچہ ابتدائے انسانیت سے موجود تھا مگر آپ ﷺ کے ذریعہ اسے تکمیل اور غلبہ حاصل ہوا۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی، اور تمہارے لیے اسلام کو دین (دھرم) کی حیثیت سے پسند کیا''۔ (قرآن۵:۳)

اللہ کے رسول ﷺ نے دنیا میں حق کو غالب کیا، اسے پھیلایا اور لوگوں کو اس کے لیے ابھارا کہ خود بھی حق کی پیروی کریں اور دوسروں تک پیغام حق پہنچائیں۔ آپ ﷺ کے ذریعہ نیکیاں اور بھلائیاں پروان چڑھیں۔ اچھے اخلاق و عادات اور مکارم اخلاق کی تکمیل ہوئی۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ نے مجھے مکارمِ اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا ہے۔'' (شرح السنہ)

''انتہائی برکت والا ہے وہ جس نے اپنے بندے پر فرقان (حق، ناحق میں فرق کرنے والی کتاب) نازل کیا تاکہ سارے جہان کے لیے وہ برائیوں سے ڈرانے والا ہو''۔ (قرآن، سورہ الفرقان، آیت :۱)

۴۔ چار بھائیوں کے تعاون سے آراستہ

کلکی پُران کے مطابق چار بھائیوں کے ساتھ کلکی کلی یعنی شیطان سے نبٹیں گے۔[1]
محمد ﷺ نے بھی چار ساتھیوں کے ساتھ شیطان کو تباہ کیا تھا۔ یہ چار ساتھی تھے: حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ۔

۵۔ آخری اوتار

کلکی کو آخری زمانے کا آخری اوتار بتایا گیا ہے۔[2] محمد ﷺ نے بھی اعلان کیا تھا کہ میں آخری رسول ہوں۔

'کلکی' لفظ کا معنی 'واچس پتیم' (वाचस्पत्यम्) اور 'شبد کلپ ترو' (शब्दकल्पतरु) میں انار کا پھل کھانے والے اور عیب کو دھونے والے بتایا گیا ہے۔ پیغمبر ﷺ بھی انار اور کھجور کا پھل کھاتے تھے اور قدیم زمانے سے آنے والے شرک اور کفر کو انہوں نے دھو دیا۔[3]

٦۔ نصیحت اور شمال کی جانب جانا

کلکی پیدا ہونے کے بعد پہاڑی کی طرف چلے جائیں گے اور وہاں پرشورام جی سے علم حاصل کریں گے۔ بعد میں شمال کی جانب جا کر پھر لوٹیں گے۔ محمد ﷺ بھی پیدائش کی کچھ مدت

---

۱ चतुर्भिर्भ्रातृभिर्देव करिष्यामि कलिक्षयम् । (कल्कि पुराण, अध्याय 2, श्लोक 5)

۲ بھاگوت پرُان کے چوبیس اوتاروں کے سلسلے میں کلکی سب سے آخری اوتار ہیں۔
(بھاگوت پرُان - پہلا اسکندھ، تیسرا ادھیائے۔ شلوک ۲۵)

۳ کلکی اوتار اور محمد صاحب، صفحہ: ۴۱

بعد پہاڑیوں کی طرف چلے گئے اور وہاں انہوں نے جبرئیلؑ کے ذریعہ اللہ کا علم حاصل کیا۔ اس کے بعد وہ شمال میں مدینہ جاکر وہاں سے پھر جنوب میں لوٹے اور اپنے آبائی وطن مکہ کو فتح کر لیا۔ پُرانوں میں کلکی کے بارے میں ایسا بھی لکھا ہوا ہے۔

۷۔ آٹھ یافتوں اور صفات سے متصف

کلکی اوتار کو بھاگوت پُران کے اسکندھ ۱۲، ادھیائے ۲ میں :अष्टैश्वर्यगुणान्वित (آٹھ الٰہی صفات سے متصف) بتایا گیا ہے۔ ان آٹھ الٰہی صفات کا ذکر مہابھارت میں بھی ہوا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ وہ بڑا عالم ہوگا
۲۔ وہ اعلیٰ نسب کا ہوگا
۳۔ وہ منضبطِ نفس اور متقی ہوگا۔
۴۔ وہ وحی کا علم رکھنے والا ہوگا
۵۔ وہ بہادر اور حوصلہ مند ہوگا
۶۔ وہ کم سخن ہوگا
۷۔ وہ فیاض ہوگا اور
۸۔ وہ شاکر ہوگا۔[۱]

اب ہم ان صفات کو پیغمبر اسلام ﷺ کی صفات سے سلسلہ وار موازنہ کریں گے۔ محمد ﷺ علم کے اونچے درجے پر فائز تھے۔ ان میں معاملے کی تہہ تک پہنچ جانے والی نظر تھی۔ آپ ﷺ نے ماضی اور مستقبل کی بہت سی باتیں بتائیں جو حالات اور تحقیق سے گزرنے کے بعد پورے طور پر سچ ثابت ہوئیں۔

پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ رومیوں کے مغلوب ہونے اور بعد میں پھر غالب ہونے کی پیشین گوئی محمد ﷺ نے کی تھی۔ آپ ﷺ کی دور رس نگاہ کے متعلق بہت سی مثالیں ہیں جو آپ ﷺ کی اعلیٰ علمی صلاحیت کو ثابت کرتی ہیں۔

۱۔ अष्टौगुणा: पुरुषं दीपयन्ति प्रज्ञा च कौल्यं च दम श्रुतं च ।
पराक्रमश्चा बहुभाषिता च, दानं , यथाशक्ति कृतज्ञता च ॥
— महाभारत:

محمد ﷺ اعلیٰ خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش ۵۷۱ء میں قریش قبیلہ کے ہاشم خاندان میں ہوا تھا، جو عرب قوم میں قابل احترام اور کعبہ کا روایتی متولی تھا۔

حضرت محمد ﷺ کو نفس کو دبانے اور قابو میں رکھنے کی خدائی صفت بھی حاصل تھی۔ آپ ﷺ خود رائی سے دور، مہربان، مطمئن، خواہشات پر قابو پانے والے اور سخی تھے۔[۱]

آپ ﷺ شروتی گیانی (श्रुतिज्ञानी) بھی تھے یعنی وحی کا علم رکھتے تھے۔ شُروتی کا معنی ہے 'جو خدا کے ذریعہ سنایا گیا ہو اور رشیوں کے ذریعہ سنا گیا ہو'۔ محمد ﷺ پر جبرئیلؑ نام کے فرشتے خدا کا کلام لے کر آتے تھے۔ لین پول اپنی کتاب "Introduction; Speeches of Muhammad" میں لکھتے ہیں کہ محمد ﷺ کو فرشتہ کی مدد سے خدا کا کلام بھیجا جانا بے شک صحیح ہے۔ سر ولیم میور نے بھی لکھا ہے کہ وہ پیغمبر اور خدا کے نمائندہ تھے۔[۲]

عالی ہمت اور بہادری آٹھ صفات میں سے پانچویں صفت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نہایت عالی ہمت بھی تھے۔ آپ کے عالی ہمتی کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے نے ایک واقعہ بیان کیا ہے جو اس طرح ہے:

''کسی غار میں اکیلا موجود رکانہ پہلوان، جو قریش سے تعلق رکھتا تھا' سے محمد ﷺ نے خدا سے نہ ڈرنے اور خدا پر ایمان نہ لانے کا سبب پوچھا۔ اس پر پہلوان نے حق کو واضح کرنے والی دلیل طلب کی۔ تب محمد ﷺ نے کہا کہ تو بہت بہادر ہے' اگر کشتی میں میں تجھے زیر کر دوں تو کیا ایمان لائے گا؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ تب حضرت محمد ﷺ نے اسے کشتی میں زیر کر دیا۔ علامہ قاضی سلمان منصور پوری نے سیرت کی اپنی کتاب 'رحمۃ للعالمین' میں 'الشفا'

۱۔ "Modesty and kindliness, patience, self deanial and riveted the affections of all around him."

--LIfe of Mohammed, P-525, by Sir W. Muir.

۲۔ "He was now the Servant, the Prophet, the Vicegerent of God."

کتاب کے صفحہ ۶۴ کے حوالے سے لکھا ہے کہ آپ ﷺ نے اسے تین بار مات دی' پھر بھی اس پہلوان نے محمد ﷺ کو پیغمبر نہ مانا اور خدائے برحق پر ایمان نہ لایا۔''

آٹھ صفات میں کم گو ہونا ایک خاص صفت ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کم بولتے تھے۔ زیادہ تر خاموش رہتے مگر جو کچھ بولتے تھے' وہ اتنا پُراثر ہوتا تھا کہ لوگ آپ کی باتیں نہیں بھولتے تھے۔[1]

عطیہ اور خیرات کرنا بڑے لوگوں کا ایک اہم وصف رہا ہے۔ حضرت محمد ﷺ عطیہ دینے اور خیرات کرنے سے پیچھے نہیں ہٹتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ ﷺ کے گھر پر غریبوں کی بھیڑ لگی رہتی تھی۔ آپ ﷺ کے گھر سے کبھی کوئی مایوس نہیں لوٹا۔

محمد ﷺ کے اوصاف حمیدہ میں شکرگزاری بھی تھی۔ وہ کسی کے احسان کو نہیں بھولتے تھے۔ انصار کے لیے کہے گئے آپ کے جملے شکرگزاری کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔[2] اس طرح یہ ثابت ہوگیا کہ محمد ﷺ کے اندر آٹھوں خدائی صفات کا پرتو تھا۔

۸۔ بدن سے خوشبو کا نکلنا

بھاگوت پُران میں پیشین گوئی کی گئی ہے کہ کلکی کے بدن سے ایسی خوشبو نکلے گی جس سے لوگوں کی طبیعت خوش اور پاکیزہ ہو جائے گی۔ ان کے بدن کی خوشبو ہوا میں مل کر لوگوں کے دل کو معطر و پاکیزہ کرے گی۔[3]

شمائل ترمذی میں لکھا ہے کہ محمد ﷺ کے جسم کی خوشبو تو مشہور ہے ہی۔ محمد ﷺ جس سے مصافحہ کرتے تھے اس کے ہاتھ سے دن بھر خوشبو آتی رہتی تھی۔[4]

---

۱ Introduction: The Speeches of Mohammad, Page 24, by Lane Pool

۲ असहुस-सियर, पृ॰ 343

۳ अथ तेषां भविष्यन्ति मनांसि विशदानि वै।

वासु देवांगरागाति पुण्यगन्धानिल स्पृशाम्।

(भागवत पुराण, द्वादश स्कंध, द्वितीय अध्याय, 21वाँ श्लोक)

بھاگوت پُران' اسکندھ: ۱۲' ادھیائے: ۲، شلوک: ۲۱

۴ شمائل ترمذی' ترجمہ: مولانا محمد ذکریا، ص: ۲۰۸

ایک دفعہ ام سلیط نے محمد ﷺ کے جسم کا پسینہ جمع کیا۔ آپ ﷺ کے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ اسے ہم خوشبوؤں میں ملاتے ہیں کیونکہ یہ ہر خوشبو سے بڑھ کر ہے۔

۹۔ روئے مبارک کی بے مثل رونق

کلکی بے مثل خوبصورتی اور رونق والے ہوں گے۔[1] بخاری شریف کی حدیث کے مطابق محمد ﷺ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے اور تمام انسانوں میں زیادہ مثالی اور بہادر تھے۔[2] سر ولیم میور نے بھی محمد ﷺ کو بہت خوبصورت، بہادر اور فیاض بتایا ہے۔[3]

۱۰۔ کلامِ الٰہی کا مبلّغ

ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے 'کلکی اوتار اور محمد صاحب' کے صفحہ ۵۰-۵۱ پر لکھتے ہیں کہ ''کلکی کے متعلق یہ بات بھارت میں مشہور ہے کہ وہ جو دین قائم کریں گے وہ ویدک دھرم ہوگا اور ان کے ذریعہ دی جانے والی تعلیم خدائی تعلیم ہوگی۔ محمد ﷺ کے ذریعہ پیش کیا جانے والا قرآن خدا کا کلام ہے' یہ تو ظاہر ہی ہے' بھلے ہی ہٹ دھرم لوگ اس بات کو نہ مانیں۔ قرآن میں جو اخلاق' بھلائی' محبت' احسان وغیرہ کرنے کے لیے قوت محرکہ موجود ہے وہی وید میں بھی ہے۔ قرآن میں بت پرستی کی تردید، توحید کی تعلیم، باہمی محبت و اخوت کی نصیحت ہے۔ وید میں 'ایکم سَت' (ایک ہی حق ہے) اور عالمی بھائی چارے کے اعلیٰ جذبات کا اعلان ہے۔ ویدوں میں خدا کی عبادت کا حکم ہے اور قرآن کی تعلیم کے مطابق مسلمان دن میں پانچ بار نماز ضرور پڑھتے ہیں، جبکہ براہمن طبقے میں شاذ و نادر ہی لوگ تری کال سَندھیا کرنے والے ملیں گے۔''

---

۱ विचरन्नाशुना क्षोण्यां हयेनाप्रतिमद्युति:।

नृपलिंगच्छदो दस्युन्कोटिशोनिहनिष्यति॥

(भा॰ पु॰, द्वादश स्कंध, द्वितीय अध्याय, 20वाँ श्लोक)

۲ بحوالہ جمع الفوائد، ص: ۱۷۸، بروایت حضرت انسؓ

۳ 'He was says an admiring followen, the handsomest and bravest, the bright faced and most generous of men.' P-523 The Life of Mohammad.

یہاں یہ حقیقت واضح کرنا مناسب ہوگا کہ ویدوں اور قرآن کی تعلیمات میں بھی بہت کچھ یکسانیت ہے۔ مثال کے طور پر وید، گیتا اور سمرتیوں میں ایک خدا کی عبادت کرنے کا حکم ہے اور اپنی کی ہوئی برائیوں کی معافی مانگنے اور توبہ کرنے کے لیے بھی اسی خدا سے دعائیں مانگنے کا حکم ہے۔ قرآن میں ہے:

''اے نبی ! کہہ دوٗ میں تو صرف تمہارے جیسا ایک انسان ہوں۔ میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود اکیلا معبود ہے، تو تم سیدھے اسی کی طرف رخ کرو اور معافی بھی اسی سے مانگو۔'' (حٰمٓ السجدہ، آیت:٦)

ڈاکٹر اُپادھیائے کہتے ہیں کہ کلکی اور محمد ﷺ کے درمیان جو غیر معمولی یکسانیت مجھے ملی اسے دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ جن کلکی کے انتظار میں ہندوستانی لوگ بیٹھے ہیں وہ آگئے اور وہی محمد صاحب ہیں۔[1]

---

[1] کلکی اوتار اور محمد صاحب، ص:۵۹

اُپ نِشَد میں بھی محمد ﷺ کا ذکر

اُپ نِشدوں میں بھی محمد ﷺ اور اسلام کے بارے میں جہاں تہاں ذکر ملتا ہے۔ ناگیندر ناتھ بَسُو کے ایڈٹ کیے ہوئے ہندی دائرۃ المعارف (Encyclopaedia) کے دوسرے حصے میں اُپ نِشدوں کے وہ شلوک دیئے گئے ہیں جو اسلام اور پیغمبر ﷺ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اُن میں سے کچھ اہم شلوک اور ان کے معنی پیش کیے جا رہے ہیں تاکہ قارئین کو حقیقت کا پتا چل سکے:

अस्माल्लां इल्ले मित्रावरुणा दिव्यानि धत्त ।
इल्लल्ले वरुणो राजा पुनर्दुद: ।
हयामित्रो इल्लां इल्लल्ले इल्लां वरुणो मित्रस्तेजस्काम: ॥ 1 ॥
होतारमिन्द्रो होतारमिन्द्र महासुरिन्द्रा: ।
अल्लो ज्येष्ठं श्रेष्ठं परमं पूर्ण ब्रह्माणं अल्लाम् ॥ 2 ॥
अल्लो रसूल महामद रकबरस्य अल्लो अल्लाम् ॥ 3 ॥

(अल्लोपनिषद् 1,2, 3,)

''اس دیوتا کا نام اللہ ہے۔ وہ ایک ہے۔ مِتر، وَرُن وغیرہ اس کی صفات ہیں۔ حقیقت میں اللہ وَرُن ہے جو تمام مخلوقات کا بادشاہ ہے۔ دوستو! اُس اللہ کو اپنا معبود سمجھو۔ وہ وَرُن ہے اور ایک دوست کی طرح وہ تمام لوگوں کے کام سنوارتا ہے۔ وہ اِندر ہے عظیم اِندر۔ اللہ سب سے بڑا، سب سے بہتر، سب سے زیادہ مکمل اور سب سے زیادہ پاک ہے۔ محمد ﷺ اللہ کے عظیم تر رسول ہیں۔ اللہ ابتدا، انتہا، اور سارے جہان کا پروردگار ہے۔ تمام اچھے کام اللہ کے لیے ہی ہیں۔ حقیقت میں اللہ ہی نے سورج، چاند اور ستارے پیدا کیے ہیں۔''

مذکورہ بالا اقتباس سے یہ بلا اختلاف واضح ہوا کہ ساری قوتوں کا مالک اللہ ایک ہے اور محمد ﷺ اس کے رسول و پیغمبر ہیں۔ اس اُپ نِشَد کے دوسرے شلوکوں میں بھی اسلام اور محمد ﷺ

کی موافقت میں باتیں آئی ہیں۔ اس اُپ نشد میں آگے کہا گیا ہے:

आदल्ला बूक मेककम् । अल्लबूक निखादकम्   ॥ 4 ॥
अलो यज्ञेन हुत हुत्वा अल्ला सूर्य्य चन्द्र सर्वनक्षत्रा :   ॥ 5 ॥
अल्लो ऋषीणां सर्व दिव्यां इन्द्राय पूर्व माया परमन्तरिक्षा ॥ 6 ॥
अल्ल: पृथिव्या अन्तरिक्ष्जं विश्वरूपम् ॥ 7 ॥
इल्लांकबर इल्लांकबर इल्लां इल्लल्लेति इल्लल्ला: ॥ 8 ॥
ओम् अल्ला इल्लल्ला अनादि स्वरूपाय अथर्वण श्यामा
हुह्री जनान पशून सिद्धान जलवरान् अदृष्टं कुरु कुरु फट ॥ 9 ॥
असुरसंहारिणी हृं ह्रीं अल्लो रसूल महमदरकबरस्य अल्लो
अल्लाम् इल्लल्लेति इल्लल्ला ॥ 10 ॥

(इति अल्लोपनिषद्)

''اللہ نے سب رشی بھیجے اور چاند، سورج اور تاروں کو پیدا کیا۔ اسی نے سارے رشی بھیجے اور آسمان کو پیدا کیا۔ اللہ نے کائینات کو بنایا۔ اللہ عظیم ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے عابد! کہہ دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ ابتدائے آفرینش سے ہے، وہ ساری کائنات کا پروردگار ہے۔ وہ تمام برائیوں اور مصیبتوں کو دور کرنے والا ہے۔ محمد اللہ کے رسول ہیں اللہ اس دنیا کا پروردگار ہے۔ اس لیے اعلان کرو کہ اللہ ایک ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔'' [1]

----

[1] بہت تھوڑے سے وِدوان (عالم) جن کا تعلق خاص طور سے آریہ سماج سے بتایا جاتا ہے، اَلّوپ نِشد کا شمار اُپ نِشدوں میں نہیں کرتے اور اس طرح اس کا انکار کرتے ہیں، حالانکہ ان کے دلائل میں جان نہیں ہے۔ اس وجہ سے بھی ہندو دھرم کے زیادہ تر وِدوان (علماء) اور مفکرین مخالفوں کی بات پر دھیان نہیں دیتے۔ ہندو دھرم کے مستند مرکزِ اشاعت کی حیثیت سے گیتا پریس (گورکھپور) کا نام سرفہرست ہے۔ یہاں سے اشاعت ہونے والے ''کلیان'' (ہندی رسالہ) کے شمارے بہت ہی مستند مانے جاتے ہیں۔ اس کی خصوصی اشاعت ''اُپ نشدانک'' میں ۲۲۰ اُپ نِشدوں کی فہرست دی گئی ہے، جس میں اَلّوپ نِشد کا ذکر پندرہویں نمبر پر کیا گیا ہے۔ چودھویں نمبر پر اَمت بِندوپ نِشد اور سولہویں نمبر اَودھوت اُپ نِشد (نظم) کا ذکر ہے۔ ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے نے بھی اَلّوپ نِشد کو مستند اُپ نشد مانا ہے۔ دیکھئے: وِیدک ساہتیہ — ایک وِوِیچن، پردیپ پرکاشن، صفحہ ۱۰۱، اشاعت ۱۹۸۹ء

پَران ناتھی (پرنامی) فرقہ کی تعلیم

ہندوؤں کے وَیشنَو فرقے میں پرُان ناتھی فرقہ قابلِ ذکر ہے۔ اس کے بانی مہامتی پرُان ناتھ تھے۔ ان کا پیدائشی نام میہہ راج ٹھاکر تھا۔ پرُان ناتھ جی کی پیدائش ۱۶۱۸ء میں گجرات کے جام نگر شہر میں ہوئی تھی۔ انہوں نے انسانوں کو توحید کی تعلیم دی اور ایک نِراکار (غیر مجسم) خدا کی پوجا و عبادت پر زور دیا۔ انہوں نے عقیدۂ نبوت کی تائید کی اور اسے صحیح ٹھہرایا۔ پرُان ناتھ جی کہتے ہیں:

''کے بڑے کہے پیغمبر، پر ایک محمد پر ختم''۔

یعنی مذہبی کتابوں میں بہت سے پیغمبر بڑے کہے گئے، لیکن محمد صاحب پر پیغمبروں کا سلسلہ ختم ہوا۔ رسول محمد ﷺ آخری پیغمبر ہوئے۔[1]

پرُان ناتھ جی نے ایک جگہ لکھا ہے:

رسول آویگا تم پر، لے میرا فُرمان
آئے میرے اَرس کی، دیکھی سب پہچان

یعنی (خدا نے کہا) میرا رسول تمہارے پاس میرا فرمان لے کر آئے گا۔ وہ دنیا میں آکر تمہیں میرے عرش کی سب طرح سے پہچان کرانے کے لیے کچھ اشارے دے گا۔[2]

----

[1] معرفت ساگر، صفحہ ۳۹-شری پرُان ناتھ مشن، نئی دہلی۔

[2] معرفت ساگر، صفحہ ۱۹-شری پرُان ناتھ مشن، نئی دہلی۔

حضرت محمد ﷺ اور بُودھ مذہب کے صحیفے

آخری بُدّھ مَیترے اور محمدؐ

بُودھ صحیفوں میں جس آخری بُدھ مَیترے کے آنے کی پیشین گوئی کی گئی ہے وہ حضرت محمد ﷺ ہی ثابت ہوتے ہیں۔ 'بُدّھ' بُودھ دھرم کی اصطلاح میں رِشی (مذہبی پیشوا) ہوتے ہیں۔ گوتم بُدھ نے اپنی موت کے وقت اپنے عزیز شاگرد آنندا سے کہا تھا:

> ''نندا! میں اس دنیا میں نہ تو پہلا بُدھ ہوں اور نہ ہی آخری بُدھ ہوں۔ اس دنیا میں حق اور احسان کی تعلیم دینے کے لیے اپنے وقت پر ایک اور بُدھ آئے گا۔ وہ پاک قلب و روح والا ہوگا۔ اس کا دل پاک ہوگا۔ علم و حکمت سے لبریز اور تمام لوگوں کا ہادی و پیشوا ہوگا۔ جس طرح میں نے دنیا کو دائمی حق کی تعلیم دی اسی طرح وہ بھی دنیا کو حق کی تعلیم دے گا۔ دنیا کو وہ ایسا طریقۂ زندگی دکھائے گا جو صحیح اور مکمل بھی ہوگا۔ نندا! اس کا نام مَیترے ہوگا۔''[1]

بُدھ کا معنی عقل مند اور علم والا ہوتا ہے۔ بُدھ انسان ہی ہوتے ہیں، دیوتا وغیرہ نہیں۔[2] مَیترے کا معنی رحم و کرم والا ہوتا ہے۔

مَیترے کی محمد ﷺ سے مشابہت

آخری بُدھ مَیترے میں بُدھ کی تمام خصوصیات کا پایا جانا فطری ہے۔
بدھ کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

ا۔ وہ خوشحال اور غنی ہوتا ہے۔

---

۱ Gospel of Buddha by Carus, p-217

۲ "It is only a human being that can be a Budhha, a deity can not. (Muhammad in the Buddhist Scriptures, p-1)

۲۔ وہ صاحب اولاد ہوتا ہے۔

۳۔ وہ ازدواجی زندگی گزارنے والا اور صاحب اقتدار ہوتا ہے۔

۴۔ وہ اپنی فطری مکمل عمر پوری کرتا ہے۔[1]

۵۔ وہ اپنا کام خود کرتا ہے۔[2]

۶۔ بدھ صرف مبلّغ دین ہوتے ہیں۔[3]

۷۔ جس وقت بدھ تنہائی میں رہتا ہے، اس وقت خدا اس کے ساتھیوں کی شکل میں دیوتاؤں اور راکشسوں کو بھیجتا ہے۔[4]

۸۔ دنیا میں ایک وقت میں صرف ایک ہی بدھ رہتا ہے۔[5]

۹۔ بدھ کے پیرو مخلص اور پکے پیرو ہوتے ہیں۔ جنہیں کوئی بھی ان کی راہ سے متزلزل نہیں کرسکتا۔[6]

۱۰۔ اس کا استاد کوئی انسان نہ ہوگا۔[7]

۱۱۔ ہر بدھ اپنے سے پہلے کے بدھ کے متعلق بتاتا ہے اور اپنے پیروؤں کو 'مار' سے بچنے کی تاکید کرتا ہے۔[8] مار کے معنی برائی اور تباہی پھیلانے والا ہوتا ہے۔ اسے شیطان کہتے ہیں۔

---

۱ Warren, p-79.

۲ The Dhammapada, SBE, Vol X, P-67

۳ The Tathagatas are only preachers. (The Dhammapada, SBE Vol. X. P.67)

۴ Saddharma-Pundrika, SBE, vol. XXI, p-225

۵ The Life and Teachings of Buddha, Anagarika Dhammapada, P-84

۶ Dhammapada, SBE, Vol. X, P-67

۷ Romantic History of Budhha by Beal. P-241

۸ Dhammapada, SBE, Vol. XI, P-64

۱۲۔ عام انسانوں کے مقابلے بُدھوں کی گردن کی ہڈی بہت زیادہ مضبوط ہوتی تھی جس سے وہ گردن موڑتے وقت اپنے پورے جسم کو گھما لیتے تھے۔

آخری بُدھ مَیترے کی ان خصوصیات کے علاوہ مزید خصوصیات بھی ہیں۔ میترے کے رحیم ہونے اور علم کے درخت کے نیچے جلسہ کا اہتمام کرنے والا بھی بتایا گیا ہے۔ اس درخت کے نیچے بُدھ کو معرفت حاصل ہوتی ہے۔

ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے نے یہ ثابت کیا ہے کہ تمام خصوصیات محمد ﷺ کی زندگی میں ملتی ہیں اور آخری بُدھ میترے حضرت محمد ﷺ ہی ہیں۔ ڈاکٹر اُپادھیائے کے پیش کردہ اس سلسلے کے حقائق یہاں مِن وعَن پیش کیے جا رہے ہیں:

''قرآن میں محمد صاحب کے غنی اور مالدار ہونے کے بارے میں یہ خدائی کلام ہے:

و وجدك عائلاً فاغنىٰ۔ (۸:۹۳)

''تم پہلے مفلس تھے، ہم نے تم کو غنی بنایا۔''

محمد صاحب رشی پد (منصب نبوت) پر فائز ہونے کے بہت پہلے ہی صاحبِ مال ہو گئے تھے۔ محمد صاحب کے پاس بہت سے گھوڑے تھے۔ ان کی سواری کے لیے مشہور اونٹنی ''القصوہ'' تھی جس پر سوار ہوکر مکہ سے مدینہ گئے تھے اور بیس کی تعداد میں دیگر اونٹنیاں تھیں جن کا دودھ محمد صاحب اور ان کے اہل خانہ کے پینے کے لیے کافی تھا، ساتھ ہی تمام مہمانوں کے لیے بھی کافی ہوتا تھا۔ اونٹنیوں کا دودھ ہی محمد صاحب اور ان کے بال بچوں کی خاص خوراک تھا۔ محمد صاحب کے پاس سات بکریاں تھیں جو دودھ کا ذریعہ تھیں۔ محمد صاحب دودھ حاصل کرنے کے لیے بھینس نہیں رکھتے تھے، اس کی وجہ یہ ہے کہ عرب میں بھینسیں نہیں ہوتیں۔[1] ان کے سات باغ کھجور کے تھے جو بعد میں دینی کاموں کے لیے محمد صاحب نے وقف کر دیئے تھے۔

محمد صاحب کے پاس تین قطعات آراضی ملکیت تھی جو کئی بیگھے وسیع تھی۔ محمد صاحب کے

---

۱ Life of Mahomet - Sir William Muir, P-545-54 (Cambridge Edition)

پاس کئی کنویں بھی تھے۔ یہ خیال رہے کہ عرب میں کنواں کا ہونا بہت بڑا اثاثہ سمجھا جاتا تھا، کیوں کہ وہاں ریگستانی علاقہ ہے۔ محمد صاحب کی بارہ بیویاں، چار لڑکیاں اور تین لڑکے تھے۔ بُدھ کی خصوصیات کے تحت بیوی اور اولاد والا ہونا دوسری خصوصیت ہے۔ محمد صاحب سے پیشتر ہندوستانی بُدھوں میں یہ خصوصیت برائے نام پائی جاتی تھی، لیکن محمد صاحب کے پاس اس کے بارہ گنا خصوصیت موجود تھی۔[1]

محمد صاحب نے حکومت بھی کی۔ اپنی زندگی میں ہی انہوں نے بڑے بڑے بادشاہوں کو مغلوب کرکے ان پر اپنا غلبہ قائم کیا۔ عرب کے شہنشاہ ہونے پر بھی ان کی غذا پہلے جیسی (سادہ) تھی۔[2]

محمد صاحب اپنی مکمل (طبعی) عمر تک زندہ رہے۔ کم عمری میں ان کا انتقال نہیں ہوا اور نہ ہی وہ کسی کے ذریعہ قتل کیے گئے۔

محمد صاحب اپنا کام خود کر لیتے تھے۔ انہوں نے زندگی بھر دین کی تبلیغ کی۔ ان کی مبلّغانہ حیثیت کی تصدیق بہت سے مؤرخین نے بھی کی ہے۔[3]

محمد صاحب نے بھی اپنے پیشرو نبیوں اور رشیوں کی تصدیق کی، اس بات کے لیے آپ پورا قرآن دیکھ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر قرآن کی دوسری سورہ میں ذکر ہے:

''اے مسلمانو! تم کہو کہ ہم اللہ پر پورا ایمان رکھتے ہیں اور جو کتاب ہم پر نازل کی گئی اس پر اور جو کچھ ابراہیم، اسماعیل اور یعقوب اور ان کی اولاد (نبیوں) پر اور جو کچھ موسیٰ اور عیسیٰ کو دی گئی ان پر بھی اور جو کچھ دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے حاصل ہوئی، ان پر بھی ہم ایمان رکھتے ہیں اور ان نبیوں میں کسی طرح کی تفریق نہیں کرتے، اور ہم اسی ایک خدا کو ماننے والے ہیں۔'' (القرآن، سورہ البقرہ، آیت: ۱۳۶)

---

۱ Life of Mahomet - Sir William Muir, P-545-54 (Cambridge Edition)

۲ "The fare of the desert seemed most congenial to him, even when he was sovereign of Arabia."
The Speeches and table talk of the Prophet Mohammad by Lanepoole

۳ Mohammad and Mohammadanism, by Bosworth Smith, p - 98

محمد صاحب نے اپنے متبعین کو شیطان سے بچنے کی تاکید بار بار کی تھی۔ قرآن میں شیطان سے بچنے کے لیے یہ کہا گیا ہے کہ جو شیطان کو اپنا دوست بنائے گا، اسے وہ گمراہ کر دے گا اور جہنم کے عذاب کی راہ دکھائے گا۔[1]

محمد صاحب کے متبعین کبھی بھی محمد صاحب کے بتائے ہوئے راستے سے الگ و متزلزل نہ ہوتے ہوئے ان کی مخلصانہ شاگردی یا دوستی کے بندھن میں بندھے رہتے ہیں۔ محمد صاحب کے متبعین نے مرتے دم تک ان کا ساتھ نہیں چھوڑا، بھلے ہی انہیں مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا ہو۔ دنیا میں جس وقت محمد صاحب بُدھ تھے، اس وقت کسی بھی ملک میں کوئی دوسرا بُدھ نہیں تھا۔ محمد صاحب کے بدھ ہونے کے وقت پوری دنیا کی سماجی اور اقتصادی حالت بہت ہی خراب تھی۔

محمد صاحب کا کوئی بھی استاد دنیا کا کوئی شخص نہیں تھا۔ محمد صاحب پڑھے لکھے بھی نہیں تھے، اسی لیے انہیں اُمّی بھی کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ محمد صاحب کے قلب پر نازل ہونے والی آیتوں کا مجموعہ قرآن ہے۔ ہر بدھ کے لیے علم کے درخت کا ہونا لازمی ہے۔ کسی بدھ کے لیے علم کے درخت کے طور پر پیپل، کسی کے لیے برگد اور کسی بدھ کے لیے گولر کے درخت کا استعمال ہوا ہے۔ بدھ کے لیے جس علم کے درخت کا ہونا بتایا گیا ہے وہ سخت اور بھاری لکڑی والا درخت ہے۔[2]

حضرت محمد صاحب کے لیے علم کے درخت کے طور پر حدیبیہ مقام پر ایک سخت اور بھاری لکڑی والا درخت تھا، جس کے نیچے محمد صاحب نے اجتماع بھی کیا تھا۔

---

[1] القرآن، سورہ الحج، آیت: ۴

[2] According to some of the modern Buddhist Scholars the Bo-tree of the Budhha Maitreya is the Iron wood-tree.

(Mohammad in the Buddhist Scriptures, P - 64)

'میترے' کا معنی ہوتا ہے —— رحم کے جذبہ سے بھرپور۔ ۱۶/اکتوبر ۱۹۳۰ء 'لیڈر' ص: ۷ کالم: ۳ میں ایک بُودھ نے 'میترے' کا معنی 'رحم' بیان کیا ہے۔ محمد صاحب رحم کے جذبے سے سرشار تھے۔ اسی وجہ سے محمد صاحب کو 'رحمتہ للعالمین' کہا جاتا ہے،[1] جس کا معنی ہے — 'سارے جہان کے لیے رحمت۔' (نراشنس اور انتم رشی، صفحہ ۵۴ تا ۵۸)

جنت کے علم کا درحت بہت ہی وسیع علاقے میں ہے۔ کہا گیا ہے کہ بُدھ نظر جما کر اس علم کے درخت کو دیکھتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے بھی جنت میں ایک درخت دیکھا تھا، جو خدا کے عرش کی داہنی جانب موجود تھا۔ یہ درخت اتنے بڑے علاقے میں تھا جسے ایک گھڑسوار تقریباً سو سالوں میں بھی اس کے سایہ کو پار نہیں کر سکتا۔[2] حضرت محمد ﷺ نے بھی جنتی درخت کو نظر جما کر دیکھا تھا۔

مَیترے کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ کسی بھی طرف مڑتے وقت وہ اپنے جسم کو پورا گھما لے گا۔ محمد صاحب بھی کسی دوست کی طرف دیکھتے وقت اپنے جسم کو پورا گھما لیتے تھے۔[3]

اس طرح یہ ثابت ہوتا ہے کہ بودھ گرنتھوں میں جس مَیترے کے آنے کی پیشین گوئی کی گئی ہے وہ حضرت محمد ﷺ ہی ہیں۔

---

[1] وما ارسلنك الا رحمة للعالمين ۔قرآن، سورہ الانبیاء، آیت ۱۰۷ (ترجمہ: اے محمد! ہم نے تم کو ساری دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔)

[2] In Paradise there is a tree (such) that a rider can not cross its shade even in hundred years. (Mohammad in the Buddhist Scriptures. P-79)

[3] If the turned in conversation towards a friend he turned not partially but with his full face and his whole body.

(The Life of Mahommat by William Muir, Page-511, 512)

جین دھرم اور حضرت محمد ﷺ

ڈاکٹر پی-ایچ-چوبے نے لکھا ہے:

’’میں محمد ﷺ کو کلکی اوتار مانتا ہوں۔ پُرانوں میں اس اوتار (پیغمبر) کا ذکر ہے۔ کہا گیا ہے کہ کلکی اوتار بدھ اوتار کے بعد ہوگا، جس کی پیدائش شنبھل نامی شہر میں ایک پجاری خاندان میں ہوگی۔ اس کی سواری گھوڑا اور ہتھیار تلوار ہوگی۔ وہ پوری زمین پر اپنے دینِ حق کو ظاہر و غالب کرے گا۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں کلکی پُران)

جین دھرم کے مصنّفین نے بھی کلکی اوتار کا بیان کیا ہے اور اس کے آنے کا زمانہ مہاویر سوامی کے نِروان (انتقال) کے ایک ہزار سال بعد مانا ہے۔ مہاویر سوامی کے نروان کا سال تقریباً ۵۷۱سال قبل مسیح متعین کیا جاتا ہے۔ اس طرح ایک ہزار سال بعد کلکی اوتار کی آمد ہوتی ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی پیدائش کا سال وہی وقت پڑتا ہے جو کلکی اوتار کے آنے کا زمانہ ہے۔ کلکی اوتار کے دیگر خصوصیات اور اس کی صفات حضرت محمد ﷺ سے مماثلت رکھتی ہیں۔ ایک مشہور جین مصنف جس نے اپنی تصنیف ’’ہری ونش پُران‘‘ میں لکھا ہے کہ مہاویر کے نروان کے ۶۰۵ سال ۵ ماہ بعد شک راجا کی پیدائش ہوئی اور گُپت سمبت ۲۳۱ سال کی حکومت کے بعد کلکی اوتار کی پیدائش ہوئی۔ اس مفہوم کا شلوک اس طرح ہے:

’’———गुप्तानां चश्त द्वयम ।
एक विंवश च वर्षणि कालविद् भिरुदा हृतम ॥ 490 ॥
चित्वा रिंश देवात: कल्किराजस्य राजता ।
ततोड जिटंजयों राजा स्यादिन्द्रपुर संस्थित: ॥ 491 ॥

—जिनसेन कृत हरिवंश पुराण अ० 60

دوسرے جین مصنف گُن بھدر نے اُتر پُران میں لکھا ہے کہ مہاویر نروان کے ایک ہزار سال بعد کلکی راج کا جنم ہوا۔ (Indian Antiquary, Vol.XV, P-143)

تیسرے جین مصنف نیمی چندر اپنی کتاب ’’تری لوک ساگر‘‘ میں لکھتے ہیں، ’’شک راج نروان کے ۶۰۵ سال ۵ ماہ بعد اور شک کے زمانے سے۳۹۴ سال ۷ ماہ بعد کلکی راج پیدا ہوا۔‘‘ اس کتاب میں اس مفہوم کا جملہ ہے:

पणछस्सयं वस्संपण मासजदं गमिय वीर णिवुइ दो।
सगराजो सो कल्कि चतुणवतिय महिप सगमासं ॥

—त्रिलोकसागर, पृ० 32

اس طرح ایسا لگتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ وہی تھے، مذہبی پیشواؤں نے جن کے بارے میں بتایا۔

سچ مُچ جس طرح جب تک ایک فرماں روا حکومت کرتا ہے تب تک اس کے نافذ کردہ اصول کی پابندی عوام الناس کرتے ہیں، لیکن اس کی حکومت کا خاتمہ ہوتے ہی دوسرے فرماں روا کے احکام کے لوگ پابند ہوتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح جب تک جس رہنما، پیغمبر اور نبی کا زمانہ رہتا ہے اس کے احکام، تعلیمات کا چلن اور پھیلاؤ ہوتا ہے لیکن اس کی تعلیمات میں تحریف اور تبدیلی ہوتے ہی خدا کی طرف سے جب دوسرا پیغمبر، اوتار آتا ہے تو اسی کی حکمرانی چلتی ہے۔ اسی لحاظ سے آج ہم حضرت محمد ﷺ آخری رسول یا آخری اوتار ’’کلکی‘‘ کے دور حکومت واقتدار میں ہیں اور اب قیامت تک ان کی حکومت رہے گی جس کا ثبوت پُران، قرآن اور دیگر مقدس کتابیں پیش کر چکی ہیں۔ لہٰذا ہمارے لیے اس آخری پیغمبر (حضرت محمد ﷺ) کی ہی ’’حکومت‘‘ میں رہ کر آپ کی تعلیمات اور طریقے کی پیروی کرنا روحانی اور عملی دونوں پہلوؤں سے مناسب ہے۔ اس سے ہماری عاقبت اور دنیا دونوں کامیاب ہوسکتی ہے۔

اس لیے آخری پیغمبر ’’کلکی اوتار‘‘ حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات کی پیروی ہی آپ سے سچی محبت اور صحیح معنوں میں خراج عقیدت پیش کرنا ہوگا۔ یہی خدا کے آگے خود سپردگی کے لیے سچا راستہ ہوگا۔‘‘[1]

---

[1] کانتی ماسک، نئی دہلی ـ ۲۵، شمارہ ماہ جولائی ۱۹۹۷ء، ص: ۳۴-۳۳

....

इस्लामिक पुस्तकें आधुनिक स्वरूप युनिकोड ओर ईबुक में पढ़ने के लिये देखें

islaminhindi.blogspot.com

1. मधुर संदेश संगम की वेबसाइट www.quranhindi.com पर उपलब्ध कुरआन ईबुक के रूप में उपलब्ध

2. मौलाना कलीम सददीकी की गैरमुस्लिमोंके लिये''आपकी अमानत आपकी सेवा में

3. डा. ज़ाकिर नायक की ' गल्तफहमियों का निवारण'' जिसमें हैं गैरमुस्लिमों केप्रशनों के उत्तर

4. कादयानियों की असलियत उन्हीं की तहरीरों से पेश करने वाली पुस्तक ''कादयानियत की हकीकत''

5. अल्लाह के सैंकडों चैलेंजों में से छ इस ब्लाग पर भी विस्तार से हिन्दी में उपलब्ध

6. नव–मुस्लिम 80 महिलाओं की दास्तान मधुर संदेश संगम की प्रस्तुति ''हमें खुदा कैसे मिला

7. कुरआन और आधुनिक विज्ञान

....

मुहम्मद सल्ल. को दूसरे धर्मों सेभी अंतिम–अवतार अर्थात आखरी नबी साबित करने वाली पुस्तकें पढने के लिये देखें

antimawtar.blogspot.com

1. ''नराशंस और अंतिम ऋषि''– ऐतिहासिक शोध –: लेखक डा. वेद प्रकाश उपाध्याय

2. ''कल्कि अवतार और मुहम्मद सल्ल.''––लेखक डा. वेद प्रकाश उपाध्याय

3. ''हज़रत मुहम्मद सल्ल. और भारतीय धर्मग्रन्थ'' ––लेखक डा. एप. ए. श्रीवास्तव

इस विषय से संबन्धित 5 पुस्तकों की एक अंग्रेजी ईबुक भी उपलब्ध